

ان کے پٹوں میں پوسٹل کارڈزیشن کے پٹل کے پاس بھی موجود ہوتے ہیں
لے آوارہ گرد کتوں کی گھنگھری میں نہیں آتے تھے کہ ان کے ساتھ دیا ہی
ملوک کیا جاتا۔

پٹل کے پاسوں کے ہمارے کتوں کے مالک تنگ پہنچنے کی کوشش کی
گئی لیکن ایم۔ سی کے شدید جرائمات کے رجسٹر میں ان کے سلسلے میں جو پتا
درج تھا غرضی نکلا۔

پتا غرضی ہرنے ہی کی بنا پر بات مکرر مسٹر انور سانی تک پہنچی تھی۔
مسٹر ٹیٹنٹ فیاض کے ایک ماتحت سب انسپکٹر غدی نے اس سلسلے
میں چھان بین مشرور کی رجسٹریشن آفس میں اس نام کی کوئی
کتنی کمی رجسٹر نہیں ہوئی تھی۔
پوسٹل کارڈزیشن کے شدید جرائمات کے رجسٹروں میں بھی اس کی کمی کا
مراغہ نہ مل سکا۔

تب انسپکٹر غدی نے ایسا انتظام کیا کہ جہاں بھی اس قسم کا کوئی
کت دکھائی دے فوراً پکڑ لیا جائے۔

سادہ لباس والے کا فٹیل شہر کے چپے چپے پر پھیل گئے۔
پچھلے دن حرف ایک کا احوال لیکن دوسرے دن پورے
چالیس لاکھ دو گڑیوں میں بھر کر ملکہ سسرانوسانی کی حواالت تنگ
پہناتے گئے۔
ہر گتے کے پٹے سے یہ تحریر نکل جاتی تھی۔

”جناب عالی اس کتے کی رسید سے مطلع فرمائیے
آپ جو اعلیٰ ترین تربیت یافتہ کتے سے کسی گنا

بہتر تات ہو گا ہماری طرف سے تحفہ قبول
فرمائیے۔

ایم بی آپ کے خادم
”خلا کو اینڈ کمپنی“
دوسرے دن والے چالیس کتوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جس
کے پٹے سے یہ تحریر نکل رہی ہو۔
”کیوں فیاض کی پیشانی پر سسٹوں ابھر آئی تھیں اور انھیں گہری سرخی
ڈھلی ہوئی تھیں۔“

انسپکٹر غدی نے سہرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ”اس قسم کے کتے ان کیوں
دہرائے جاتے۔“
”فعلی باقی نہ کہ۔“ فیاض کسی بھوکے بچہ کی طرح
فریاد کیا۔ اور ہاتھ ہلا کر رخصت ہو جانے کا اشارہ کرتا ہوا اٹھ گیا۔
غدی نے خاموشی سے تمیل کی۔
فیاض کچھ دیر کھڑا رہا پھر بیٹھ گیا۔

منزلت تھا کہ وہ دو کتے رکھے کہاں جائیں کتے کی
حوالت میں حرف ایک کمرہ خالی تھا اور وہ سب جارحی طور پر وہیں بھر
دیئے گئے تھے۔ کتے کے ٹنڈ کتوں کے ساتھ ان کا رکنا جہاں
ناسب نہیں تھا۔

پہنچا کہ اس نے گھنٹی بھائی اور وہی گھر سے میں داخل ہوا۔
”انسپکٹر غدی کو بلاؤ۔“ فیاض اسے گھورتا ہوا بولا۔
”جارج کا ہوشیار ہو کر کہہ دے کہ اس کتے کی حالت گہری ہے۔“

انسپکٹر غدی اتنی جلدی کرے میں داخل ہوا تھا جیسے اس کا منظر ہی راز
ہو۔

”بیٹھ جاؤ۔“ فیاض سامنے والی کسی کی طرف اشارہ کر کے
دھکا دیا۔

غدی پر ایک بار پھر وہی طاری ہونے والی تھی۔ لیکن اس نے
خود کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے چہرے پر محبت کے آثار پیدا کئے۔

”یہ طریق تحقیق نہیں کسی مشیور پر پہنچائے گا۔“ فیاض نے
اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

”جناب عالی! میں سمجھا تھا شاید اس طرح ہلا کر تھوکیے والے
سامنے آجائیں!“

”لیکن انہوں نے اپنے سارے کتے تہااری خدمت میں تحفہ پیش
کر دیئے! ادراپ تم منظر ہو کہ تہاارا سکرہ قبل کر لے کے لے ان کا
نائدہ تہاارے پاس فرور آئے گا۔“

”اب اس پر غور کرنا ہے جناب کہ کتے تحفہ کیوں پیش کئے
گئے۔“

”کب غور کر گئے۔“
”آپ کی رہنمائی کا منتظر ہوں۔“

”مجھ سے پوچھ کر کتے پکڑوائے تھے؟“ فیاض غرا۔
”میری ناقص عقل میں بھی آیا تھا۔“

”تم سے حماقت سرزد ہوئی ہے۔“
”بات نہ اعلیٰ سے ہے جناب!“

”یہ کوشش رہ۔“
غدی کے چہرے پر بددلی کے آثار نظر آئے۔ اور وہ خاموش
ہو گیا۔

فیاض نے غصہ کی دیر بعد کہا۔ ”ان کتوں کو یہاں نہیں رکھا جا
سکتا۔“

”تو پھر انہیں چھوڑ دیا جائے جناب!“
”تو کہہ لوگ تہااری بی بی پر قبضہ نکال سکیں۔“

فیاض خود کو تباہی دیکھنے کی کوشش کرتا ہوا بولا۔ ”میری دانست میں
تقریبی بہتر ہو گا کہ تم ان کی ققالت پر پورے اترد۔“

”یہاں نہیں سمجھا جناب عالی۔“
”ان کتوں میں سے کسی ایک کو استعمال کر دو۔“

”ایسکی لہرو۔“
”خوب یاد آیا۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ مجھے سوچنے دو۔“

فیاض ہاتھ اٹھا کر بولا۔
اس کی آنکھوں میں چمک سی لہرائی تھی۔۔۔۔۔ جیسے کسی نئے خیال
نے جھنجھوڑا ہو۔۔۔۔۔

”سنو!“ وہ غصہ کی دیر بعد آہستہ سے بولا۔۔۔۔۔ پچھلے دن
جیل اسکا اڑوا لے بیٹک ہی جو ڈاکہ پڑا تھا۔۔۔۔۔ اس میں
چارے ٹیڑھے کتے مجھوں کی تلاش میں ناکام رہے تھے۔“

”اور۔۔۔۔۔ شاید وہ دہائی ہو گئی ہوئی تجریوں کے قریب پڑا ہوا تھا۔“
غدی نے اپنے چہرے پر نکرندہ کیفیت طاری کرتے ہوئے کہا۔

”مجھے تفصیل کا علم نہیں۔۔۔۔۔ وہ کیس شادہ کے پاس تھا؟“

"ہاں... وہ مال کی بڑی پکٹوں کو لٹکایا تھا... لیکن ظاہر ہے کہ وہ کسی جگہ سے گاڑی پر بیٹھ کر گزار رہے ہوں گے... کتنے اس جگہ سے آئے ہیں بیٹھ کے تھے... لیکن سوال تو یہ ہے کہ کل تیس برسے شہر کی ایک ہی کتا کیوں ملا تھا...! اندازاً پچیسے چالیس ہر کیوں؟"

"جی ہاں... یہ تو سوال ہے؟"

"اُس کا جواب کب تک ملے گا؟" فیاض نے پراسرارہ نظر دوں سے گھڑا۔

"جواب ہاں...!"

"غفلت کی کس نہیں...! فیاض بانٹا اٹھا کر بدلا... پھر غور سے اٹھ کر مٹاڑا۔

"جاؤ!"

غری پرکھ کر اٹھا اور پھر چپ چاپ چلا گیا!

فیاض دوبارہ بیٹھ کر پچنے لگا... ایسا ہی شدید غصہ تھا اپنے ہاتھوں پر... کچھ دیر بعد اُس نے پھر قرن کی طرف ہاتھ پڑھایا...

"ہلو...! پھر اب بھی شیک نہیں تھا۔

"ہاں...! شاید کوئی بھیج دو..."

ایسیور کی دل پر دھج کر وہ سرگرمی ملنے لگا... انیسویں شاہ کے آئے جی پچیسے تین منٹ لگے تھے... فیاض نے ہاتھ پڑھ کر اسے بیٹھ جانے کا اشارہ کیا...

خواب دیکھ کر شہر پر بھی کچھ درکس سا نظر آنے لگا تھا۔
"بیک کی ڈکیتی والے کیس میں کیا ہو رہا ہے...؟" فیاض نے اُس سے تفرصے لے لیں پوچھا۔ پھر بھی نرمی تھا۔

شاہ نے طویل سانس لی... اور بدلا: "کتے ناکام ہے تھے... لیکن اس گاڑی کا سرخ مل گیا ہے جو انہوں نے قرار دے دی، استعمال کی تھی۔"

"مذاق کے مطابق وہ بھی مسرور رہی ہوگی...؟" فیاض نے طنز سے پچھے میں پوچھا!

"یقین کے ساتھ نہیں کہا سکتا... کیونکہ اُس بڑی گاڑی سے متعلق کیس کوئی رجسٹر نہیں درج کرائی گئی... ابستہ میں نام پر وہ ٹیکسٹس اُس میں رجسٹر ہے۔ اس نام کا کوئی آدمی درج کرانے ہوئے چہ نہیں مل سکا۔"

"غیب...! اچھا پھر...!"

"گاڑی کی مشابہت دو آدمیوں کے ہے جنہوں نے انہیں قرار دے دیکھا تھا! لیکن وہ ان کا مدعی نہیں بنا سکے...! بہر حال تین آدمی تھے..."

"قیامتی انہیں جہنم میں جبرنگ... یہ یہ کیس کی اور کو دے دوں گا...! تمہیں ہسٹو کی اینڈوگر کے کتوں کے بارے میں علم ہوگا..."

"جی ہاں... جی ہاں...! اکتائیس کہتے...!"
"غری کا گھر ہے... اس نے کتے پکڑا دئے شہر کے..."

بیشا قرآپے سے باہر ہو گیا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے سیلیان کو چلا کھائے گا...

"کیوں کیا ہو گیا...!" سیلیان نے پوچھا!

"نہیں کھائے گا... جوف میز پر ہاتھ مار کر ہلاک ہو گیا کا ڈال!"

"لے لیان کسٹال... صاحب کی نقل کرے گا...!"

"سالہ اس سے ہمارا بیٹا پھرتا ہوتا ہے!"

"پچھے کیوں نہیں چھوٹا تھا..."

"جہ نہیں جاؤ...!"

"بیگن کا میرا کھانے گا..."

"یہ کیا ہو گا...!"

"تھاری شکل کا ہو گا..."

"کھانا ڈے...! کوکا چٹا...!" جوف جھوٹ کر مینا!

جوان خواب گا دایں تھا۔ جوف کی آواز پر باہر نکل آیا۔

"آنا مسٹا کیوں ہے؟" اس نے ان دونوں سے پوچھا جو

ایک دوسرے کو چلا کھائے والے انداز میں گھورے جارہے تھے۔

"یہ تو اب زارے مرنگ کی کچڑی نہیں کھائیں گے... سیلیان

نے حق پوچھ کر کہا!"

"تو اس میں مرنگ منانے کی کیا بات ہے... ذرا نل چٹا اچھا..."

تاہم سلام ہو کہ اُس فلیٹ میں جی آدمی رہتے ہیں... اور تو اور

شب نامیک کے بچے مرنگ کی کچڑی ہرگز نہیں کھائے گا... پل

میرے ساتھ..."

دیکھے حالہ کہ چیس گھنٹے ان کی تھوڑی ہوتی چاہیے تھی۔ ابھی تک کوئی ایسی شہادت نہیں مل سکی جس کی بنا پر یہ بار کیا جائے کہ کسی نے دس گیارہ بجے ملت کی بعد میں ان کتوں کا تعاقب کیا ہو...!"

"حالہ کہ یہ غروری تھا... غوری صاحب کو کم از کم..."

فیاض نے شاہ کی بات کاٹتے ہوئے کہا: "اب تم اسے دیکھ گے... ڈکیتی والا خلیل مجھے واپس کر دو..."

"بہت بہتر جواب..."

ان کتوں کو لے جاؤ...!"

"میں ہر کتے کے پیچھے ایک آدمی لگاؤں گا۔ خواہ دس دن تک

تعاقب کرنا پڑے...!" شاہ نے سر ہلا کر کہا!

"میں خودی کو فٹن کر رہا ہوں وہ تمہیں تفصیل بتائے گا..."

فیاض نے اپنے انداز میں کہا جیسے وہ اس گفتگو کا اختتام کر رہا ہو۔

شاہ اٹھ گیا...

ایک گھنٹے کے اندر اندر... سارے کتے ایک ایک کر کے

... شہر کے مختلف مقامات پر پھرتے دیکھے گئے اور ہر کتے کے

پیچھے ایک آدمی تھا...

آج سیلیان نے مرنگ کی کچڑی پکا دی تھی... جوف کھائے

”وہ کے پاس —“ جوزف دانٹ لہل کر اٹھ کھڑا ہوا۔

”مران باہر جانے کے لئے پہلے ہی سے تیار تھا —“ دونوں مرگ پر آئے۔ مران کے پاس ان دونوں سرخ رنگ کی ایک سپرٹ کاری آگ کل وہ براہ گاڑی پہل رہا تھا کہ کسی کوئی ٹیماڈل دیکھا جاتا اور کبھی کوئی سرخ بلی پران کار —“

اس نے جوزف کو اپنے برابر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے انجمن اسٹارٹ کیا

”میں بہت بھوکا ہوں ہاں!“

”بھنا کتنی درہریں سرینکے گا —“ مران نے سر ہلا کر پوچھا اور گاڑی تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

جوزف منہ جھکا کر کھڑک سے باہر دیکھنے لگا تھا۔
مران نے حوڑی دیر بھر کہا ”کالے کالے کالے“ بائیں پیر میں اگر چونک چمٹ جائے تو تھاری زبان میں اسے کیا کہیں گے —“
”ہاں! میں بھوکا ہوں —“ کالے کتے اور چونک کی بات نہ کرو میں کچھ نہیں جانتا —“

”اُراکاری —“

”خدا مجھے غارت کسے اگر میرے کان پیرے نہ ہو جائیں

بکس تم اتنے قائم کیوں رہتے ہو“

”میں پوچھ رہا تھا کہ کس کتے کو کیا کہیں گے —“

”تم مجھ سے لیاہ جانتے ہو!“

”تصویر کرنا چاہتا تھا کہ میں نے غلط نام لکھیں یا —“

”ٹھیک نام لیا ہے۔ لیکن ایسے حالات میں جب کہ میں بھوکا ہوں!“

”کیا یہی کسی قسم کی خوشی کی علامت ہے —“

”خوشی کی علامت ہے ہاں —“

”نہیں! میں تم پر کس میں تھے —“

”ہاں میں وہی تھا بکس —“ ایک نواہ تھا ایک بیوی

دیت باکس کی حیثیت سے میں نے وہاں کتنا نام کما دیا تھا —“

”اور اس نالے میں جو اژدھے تیرا خون ہی نہیں پڑتے تھے!“

”پھر اژدھے!“ جوزف نے تھوڑا ہلکی جھپکا لی۔

”ہاں جو میرے بیٹے پر ہونگ دھلتے ہوئے ترسے تھے

میں اڑتا ہوں —“

”اوہ —“ پھر وہ لیں“ جوزف نے دانٹ نکال دینے

اور پھر شیشی سانس سے گزرا۔ ہاں بکس میں اس زمانے میں تقریباً

بھی نہیں بچتا تھا —“

”اگر اس زمانے میں بکس میں رہا ہو تو مجھے یقین ہے کہ تو

نے ”اُراکاری“ کا ذکر ضرور سنا ہوگا“

”پیریں اُراکاری“ جوزف آہستہ سے بڑبڑایا اور

پھر سوچنے لگا۔ پھر چونک کر بولا ”آہ تم نے تو کچھ کچھ

پیری مرگ ہی اڑا دی“

”دیکھا تو نے“ مران چپکا۔ ”میری وقت ہے بیٹ

بھرنے کا“ دیکھا تا جائے گا اور تیری یادداشت تازہ ہوتی

جائے گی —“

ہلاکارینک

14

مران سیرین

مران تیزی سے مڑا

”اوہ —“ ہر قیاض —“ وہ ہر کھلے ہوئے انداز میں

انداز قیاض سے بھل گیا ہر جانے کی کوشش کرتا ہوا بولا۔

قیاض نے خاموشی سے دیکھ کر معاف کے لئے ہاتھ بڑھا

دیا تھا —“

”ٹھیک ہے ٹھیک ہے“ مران نے معاف کرنے پر نے

کہا؟ ”بیت“ اپنے موٹے پرانے پیارے دوست! ”میرا ہر دوسرے

کوٹ کی چپ میں گھر پر رہ گیا ہے“

قیاض اسے گھورتا ہوا تیسری کسی پر بیٹھا گیا اور جوزف اٹھتا ہوا بولا

”کیا میں باہر بیٹھوں بکس —“

”ہاں ہاں ٹھیک ہے“ مارڈ! ”قیاض نے

انداز ہلا کر کہا اور مران نے مسکرا کر جوزف کو آنکھ ماری!

وہ چپ چاپ باہر چلا گیا۔

”تم ابھی اس سے کیا گفتگو کر رہے تھے!“ قیاض نے مران کو

سرو لیجے میں حجاب کیا

”کہوں بتاؤں! تم سارے میں کہتے چھو گئے!“ مران شرما کر بولا۔

”کیا تم کبھی آدمیت کے جاے میں نہیں رہتے!“

”سوئے وقت شاید اسے سبیلنگ سوٹ کہتے ہیں

انگریزی میں!“

”میں بہت پریشان ہوں!“ قیاض اس کی لٹٹ ٹپاگ کو قطر

انداز کرتا ہوا بولا۔

کار کی رفتار کم ہوئی اور اسے فٹ پاؤں سے گھاسدک رہ گیا۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں بکسیر کی ایک میز کے گرد نظر آئے —

جوزف پہنچ کر رہا تھا اور مران بولتوں کے سے انداز میں جاموں فٹ

دیکھتا ہوا ”ٹانگیں ہلانے جا رہا تھا! ایسا لگتا تھا جیسے میں بار کوئی

دیبا کی کسی اچھے ہوٹل میں داخل ہوا ہوں جوزف نامی سے کھاتا رہا!

پہنچنے کے وقت تمام پر مران نے کہا ”مرگ کی مال کی قیمت دس

روپے فی پونڈ ہے۔“

”ہم پیرس کی بات کر رہے تھے بکس!“ جوزف اسے غور

سے دیکھتا ہوا بولا۔

”خیر پیرس ہی ہی —“ مران نے شیشی سانس لی۔

”اُراکاری —“ مجھے یاد آیا —“ وہ کاؤں کو بدنام کر کے

کی ایک تپاک سازش تھی —“

”اُراکاری“

”ہاں —“ ہاں —“ وہ کاؤں کے لئے قحط کی علامت ہے وہ

مستغلام لوگ کیا جانتی کہ چونک اور کالے کتے کا کیا مطلب ہوتا ہے۔

پیرس میں ایسے کھانے کتے دیکھے گئے تھے جن پر اُراکاری لکھا ہوا

تھا اور جس گھر میں بھی کوئی ایسا کتا داخل ہوا وہاں کوئی نہ کوئی مرغور دیکھا تھا۔

جوزف خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگا! اس کا سر جھکا ہوا تھا اور آنکھیں

بند تھیں —“

کچھ دیر بعد اس نے سر اٹھا دیا اور اس کا منہ حیرت سے کھلا کھلا

رہ گیا۔ وہ مران کی پشت پر دیکھ رہا تھا —“

"کیا... گیا دھوپ خوشی ہونے والی ہے گھر میں...؟" عمران
 نے پرست بچے میں پرچا...
 "یہ کہتا ہوں کہ اس بندہ کو...؟"
 "یہ سمجھ گیا...؟" عمران سر ہلا کر ہلا... لیکن حلا کو اینڈ کین
 کا میننگ پارٹ میں نہیں ہوں؟
 "تو قہیں علم ہے؟" فیاض نے طویل سانس لی۔
 "سارے شہر کو علم ہے سو پر فیاض...؟ آخر علم مجھے ہی کیوں
 آنکھیں دکھلاتے ہو! حالانکہ اگر آنکھیں دکھلانے والا شہر پڑے دوں تو
 تم مجھے شرمٹ کر دو گے؟"
 "لیکن سارے شہر کو اس کا علم نہیں کہ اکتالیس کوئی کے ساتھ
 میرے اکتالیس آدمی تین دن سے قائب ہیں؟"
 "کیا مطلب؟"
 "انسپکٹر شاپریت اکتالیس آدمی...
 "یہ اللہ میرے لئے یا کئی نئی ہے... میں نے تو دہلی سے
 "باقی آئندہ" کر دیا تھا جب تم نے کتے پکڑوانے شروع کئے تھے؟"
 اس کے بعد شاپر نے ہر کتے کے پیچھے ایک آدمی لگا دیا تھا
 اس وقت تک کوئی ایسی رپورٹ نہیں ملی تھی جس کے مطابق ان کوئی
 کا لٹا قبہ کس نے ایک بجے شب کے بعد کیا ہوا؟"
 "اور وہ سب تین دن سے قائب ہیں؟"
 "ہاں۔۔۔"
 "اب تم دو آدمیوں کے پیچھے کتے لگا دو۔۔۔ کیا مار کی گئی؟"

"میں ناحق آیا تھا بے پاس...؟" فیاض نے اٹھتے ہوئے کہا۔
 "بیٹھو... بیٹھو... وہ اکتالیس کوئی کا قائب کر رہے
 ہوں گے اور تم میرا قائب کرتے پھر رہے ہو! اب یہ سمجھ میں نہیں
 آتا کہ تم میں سے کتا کون ہے؟"
 فیاض اسے گھورتا ہوا دوبارہ بیٹھ گیا۔
 "کیا بر گئے؟" عمران نے بڑے پیار سے پرچا۔
 "تہا راتری...؟"
 "بیوی کی صحبت میں زبان بھی بیگانی ہوتی جا رہی ہے! اپنی خبر لو
 پیارے فیاض۔۔۔"
 "تم جوزف سے کوئی کے بارے میں پوچھ رہے تھے؟"
 "وہ مجھ کو تو نہیں ہے! پھر ان تم پوچھ کر کیا پوچھنا چاہتے ہو؟"
 "تم ہلا کو اینڈ کین کے بارے میں کیا جانتے ہو...؟"
 "بندہ اور حملہ کیا تھا اس نے ہمارے اور تیس تیس کے رکھ دیا تھا
 اور اب کتے پال رہا ہے شاید...؟ ویسے فیاض صاحب۔۔۔
 ان اکتالیس آدمیوں کو صبر کرو۔۔۔"
 "کیوں؟"
 "جہاں اینڈ کین۔۔۔ ہمارا کاری" کا نیا روپ معلوم ہوتا ہے؟"
 "یہ کیا بلا ہے۔۔۔"
 "ہمارا کاری؟" عمران نے طویل سانس لے کر کہا۔ "افریقہ کے بعض
 حصوں میں قحط کی علامت کو کہتے ہیں۔ ایک ایسا سیاہ کتا جس کی

"اس سے اس معاملے کا کیا تعلق۔۔۔؟"

"خاموشی سے سنو!۔۔۔ ان سیاہ کتوں پر ہمارا کاری تقریر ہوتا تھا
 جن گھر میں اس قسم کا کوئی کتا داخل ہوتا وہاں کوئی نہ کوئی قدرتی
 یا غیر قدرتی موت ضرور ہوتا تھا؟"

"اور۔۔۔ کب کی بات ہے...؟"

"انہیں سوچا لیں۔۔۔ بہرحال مقامی آدمیوں نے جھل کر
 کاہل کی بلیق پر حملہ کر دیا... اس طرح تین سو کالے مارے گئے
 تھائی لوگوں کا خیال تھا کہ کوئی افریقی جہادگر انہیں خوف زدہ کرنے کی
 کوشش کر رہا ہے...؟"

"اصل دانتے کی طرف جلدی سے آ جاؤ!۔۔۔ فیاض نے گھڑی پر
 نظر ڈالتے ہوئے مضطرب انداز میں کہا...۔۔۔"

"اصل واقعہ؟" عمران نے صبر سے چکیں جھپکائی...؟

"ہاں ہاں۔۔۔ کیا وہ حقیقتاً کوئی افریقی جادوگر تھا۔۔۔؟"

"فیاض کیا تم مجھے افریقی جادوگر سمجھتے ہو؟"

"پھر اچھے لگے...؟" فیاض نے آنکھیں دکھائی۔

"چائے پو اور گھر جاؤ... میرے پاس علمی آئینہ نہیں ہے کہ
 تمہیں دھڑا دھڑا احوال جہاں سے آگاہ کرتا رہوں گا۔۔۔ میں تو یہ بتا
 رہا تھا کہ ایک بار پیرس میں کوئی کی تقریر کاہل کی گئی تھا۔۔۔ اور
 سفیدوں نے تین سو کالے مار دیے تھے۔۔۔؟"

"بہرحال۔۔۔ تم میرے لئے کچھ نہیں کر سکتے؟ فیاض اسے گھورتا

"میں نے یہ تو نہیں کہا۔۔۔؟" عمران نے شرافت آید مسکراہٹ کے
 ساتھ کہا؟ "لیکن اگر یہ سر سلطان کے حکمے کا کس میں گیا تو پھر تم مجھے
 گولہ تک مار دینے پر نظر ڈالو گے؟"
 "مجھے اس سے قطعاً کوئی سروکار نہ ہوگا۔ مجھے صرف اپنے اکتالیس
 آدمیوں کی فکر ہے۔۔۔"
 "بھائیو! بچے شاکر کرو۔۔۔"

فیاض خاموش رہ گیا لیکن عمران کو ٹوٹنے والی نظروں سے دیکھ
 جا رہا تھا پھر کچھ سوچتا ہوا ایک ایک اٹھا اور خاموشی سے باہر چلا گیا
 تھا۔ عمران کے ہونٹوں پر سخت خیز مسکراہٹ دکھائی دی تھی اور ہمسرد
 احتیاط انداز میں مسدود دروازے کو گھورنے لگا تھا۔۔۔

اتنے میں جوزف دکھائی دیا... اس کے ہاتھیں کاغذ کا ایک
 ٹکڑا تھا جسے اس نے اس طرح پکڑ رکھا تھا جیسے گرفت ڈھیل پڑنے
 ہی ہاتھ سے نکل جانے کا۔ قریب پہنچ کر اس نے اسے عمران
 کی طرف بڑھا دیا۔

کس نے شاید جلدی میں دو سطرین پنسل سے گھسیٹ دی
 تھیں۔۔۔

"یقیناً تم بھائیو! آدمی ہو گئے اگر اس پکڑ میں

پڑے! کوئی کتا تمہیں بھی لے جاتا ہے گا۔"

"کس نے حیا...؟" عمران اٹھتا ہوا ہلکا۔

"باہر کھڑا ہے! اس! کہتا ہے دو دن سے بیوکا ہوں...؟"
 جوزف نے معلوم بھیجے میں کہا۔

عمران سر پر ڈکری بیٹا گیا۔

”کیوں کیا برا باکس! جو کچھ دیکھتا ہے دیدار میں اسے دے آؤں!“
”اسے یہیں بلاؤ۔۔۔۔۔“ عمران نے نرم لہجے میں کہا اور سر
کھمانے لگا!

جوزف بڑی تیزی سے مڑا تھا اور عمران نے دیکھ کر اسے دے
بل کر بل طلب کیا تھا۔

جوزف دو منٹ سے پہلے واپس نہ آ سکا۔ اس کے چہرے پر
ہراسانہ آڑھی تھی۔
”کیا اس نے ہوش اٹھ کاٹی ٹیفٹل کی فرمائش کی ہے؟“ عمران نے
برکھ کر پوچھا۔

”نہیں باس! وہ تو غائب ہو گیا۔۔۔۔۔“
”بیٹھ جا! پرکھ کر دے۔“ کیا کہا تھا اس نے۔۔۔۔۔
”میرے سامنے اس نے کچھ لکھا تھا۔۔۔۔۔ اور مجھے دے کر کہا تھا
کہ تیار رہو اس کٹر بھگت دیتے رہتے ہیں!“

”علیہ۔۔۔۔۔! پتہ نہیں باس۔۔۔۔۔ بس وہ غریب آدمی تھا نیلے
پکٹے لباس میں۔ انگریزی بڑی روانی سے بول رہا تھا۔ اسی پر ترجمانے لوگوں
برا تھا باکس۔۔۔۔۔ میں نے یہاں دیکھا ہے کہ انگریزی بولنے والے
کشمیر پوش اور اچھی حیثیت کے لوگ ہوتے ہیں۔“
”لیکن یہ نظریہ تو اردو میں ہے۔۔۔۔۔؟“
”یہ تم لوگوں کا اپنا معاملہ ہے باکس میں کیا کہہ سکتا ہوں۔۔۔۔۔ کچھ

لوگ تو ایک ہی وقت میں اُردو اور انگریزی دونوں بولتے ہیں۔“
”یہ۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔“ عمران کچھ کہتے کہتے روک گیا۔ کافور کا ٹھکانا
بڑی احتیاط سے تہہ کر کے فوٹ بک میں رکھتے ہوئے اس نے چاروں طرف
نظر دوڑائی اور سیٹ میں بل کی قوت رکھ کر اٹھ گیا۔

دونوں باہر نکلے۔۔۔۔۔ وہ اچھی طرح سمجھتا تھا کہ اسے پرچہ بھولنے
والا حقیقتاً کچھ نہیں قیاس کا تعاقب کرتا ہوا ایسا بلک نہ صرف آیا ہوگا بلکہ اس
نے دروں کی گفتگو بھی سنی ہوگی ورنہ وہ یہاں بیویوں آدمی کا حال کیونکر دے سکتا۔



کلاڈیا بلی فارم ہاؤس کے باغ میں کھڑی اس شخص کی نگرانی کر رہی
تھی جو نایاب پھولوں کے بیج کیاریوں میں ڈال رہا تھا۔۔۔۔۔ بلی کا خیال
تھا کہ وہ ایسے بیج چڑا کر فروخت کر دیا کرتا ہے!

کلاڈیا بلی۔۔۔۔۔ نادر جیکسن بلی کی لڑکی تھی۔ ششہر سے باہر
ان لوگوں کا ایک ہیٹ بڑا فارم تھا جس میں زیادہ تر کیڑوں اور زکاریوں کی
کاشت ہوتی تھی۔۔۔۔۔ جیکسن بلی چالیس سال قبل یورپ کے کسی ملک
سے یہاں پادری کی حیثیت سے آیا تھا اور پھر جیس کا بوجھ لگ گیا تھا
۔۔۔۔۔ ایک تھکی ہوا فی خالق سے شاہ کسے وہ مطلق زندگی گزارنے لگا
تھا۔ اس کا خیال تھا کہ مشرق سکون کا گہوارہ ہے اور مشرق عورت خواہ کسی
مذہب سے تعلق رکھتی ہو۔ بہترین بری ثابت ہوئی ہے۔ سہسز بلی

رہا تھا۔۔۔۔۔
پھر وہ اندر کچھانک کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کے بعد اس نے
بیج ڈالنے کا سامان وہیں چھینکا تھا اور ڈرتا ہوا چھانک کی طرف
چلا گیا تھا۔۔۔۔۔!

کلاڈیا کی تھیں تیز ہو گئیں! کلاڈی کے قریب پہنچ کر مزدور نے اوم فومر
دیکھا اور اپنے ڈھیلے ڈھالے کپڑے کے پیچھے سے کوئی چیز نکالی کر ڈاڑھ
کو تھام دی تھی اور پھر دوڑتا ہوا اندر چلا آیا تھا۔

اسے تھیں کلاڈیا بھی برکھ سے میں پہنچے تھی تھی۔
”کیا بات ہے اس نے مزدور سے سنت پیچھے میں پرچھا!

”وہ۔۔۔۔۔ وہ لوگ پیاسے ہیں سیم صاحب۔۔۔۔۔ پانی چاہیے۔۔۔۔۔“
کلاڈیا نے طویل سانس ل۔۔۔۔۔

اب وہ جگ میں پانی اور گلاس لئے گاڑی کی طرف دوڑا جسا
رہا تھا۔۔۔۔۔

کلاڈیا اسے دیکھتی رہی! وہ سرج رہی تھی کہ داپس پر اس سے پوچھے گی
کہ پیچھے اس نے کرتے کے پیچھے سے کیا چیز نکالی کر ڈاڑھ کو دی تھی۔۔۔۔۔!
ڈاڑھ پر پانی پی کر پیچھے اترا اور گاڑی کا پچھلا حصہ کھول کر ایک بڑا سا
ایلیمن گنائیے آٹا۔۔۔۔۔ اور اس کی ذخیرہ مزدور کے ہاتھ میں تھامی!

ایک بار پھر کلاڈیا گاڑی کی تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔۔

مچاڑی چل گئی اور مزدور کتے کی ذخیرہ تھامے واپس ہوا۔۔۔۔۔ کلاس اس
لے جگ میں ڈال دیا تھا۔۔۔۔۔ واپس ہاتھ میں کتے کی ذخیرہ تھی اور
باغ میں جگ!

اس کے پیاد پر پوری اتنی تھی۔۔۔۔۔!
اس سے صرف کلاڈیا پر پوری تھی جس نے رنگت باپ کی پانی تھی اور
گہری سیاہ آنکھیں ماں کی طرف سے صبر میں آئی تھیں۔!

دل کی بھی بڑی تھی تھی۔ لیکن یہ شخص جو اس وقت کیساریوں میں بیج
ڈال رہا تھا اسے کبھی اچھا نہ لگا تھا۔ پچھلے تین ماہ سے وہ اسے فارم پر دیکھ
رہی تھی۔ ہیک مانگا بڑا دبان آیا تھا اور اس کے باپ کے منظر کو
پرانی کے یہاں اس نے لڑکی کرلی تھی۔ پادری نے کہا تھا کہ وہ اتنا مضبوط
اور پشیمان ہو کر جیک کیوں مانگا ہے۔ اس پر اس نے جواب دیا تھا کہ
جب کہیں کوئی کام ہی نہ ملے تو پیٹ کیونکر پالا جائے۔ جیکسن بلی کو ایک مزدور
کی ضرورت تھی لہذا اسے کام مل گیا تھا۔

نہ جاتے کیوں کلاڈیا کو ایسا محسوس ہوتا جیسے اس آدمی کے ظاہر داخل
میں زمین کا سان کا فرق ہو۔ یہ اس کی چٹخ جس تھی ورنہ ابھی تک وہ
اس کے خلاف کوئی جھڑپ فرام نہیں کر سکتی تھی۔!

اس وقت بھی وہ حسب عادت اس کی فو میں تھی۔۔۔۔۔ اپنی
خواب گاہ کی کھڑکی سے اس طرح اس کی نگرانی کر رہی تھی کہ اس کی نظر
اس پر نہ پڑے پائے۔

ان کا یہ فارم قریب ست ہزار کے کھارے ہی واقع تھا اور وہ اس
کھڑکی سے لوگ پر بھی دیکھ سکتی تھی۔

ہا جانک فارم کے چھانک پر ایک بڑی سی نند گاڑی آئی۔۔۔۔۔ اور
اس کا بارن بھایا جانے لگا۔

کلاڈیا نے اس مزدور کو چنکے دیکھا جو کیاریوں میں بیج ڈال

"یہ کیا کیا ہے؟ ... کلاڈیا نے غصے لہجے میں پوچھا۔
 - وہ لوگ دس گھنٹے ہیں راستے میں کہیں آوارہ پھر رہا تھا میں صاحب!
 "ڈیجیٹر سمیت!"
 "یہ تو میں نے نہیں پوچھا میں صاحب۔"
 "تم نے لے لیوں کیا۔ ... پاپا کتے نہیں پالتے۔"
 "اب میں کیا کروں میں صاحب۔ ... وہ دس گھنٹے۔"
 "آٹا سیدھا کتا ڈیجیٹر سمیت آوارہ گردی نہیں کر سکتا!۔ مہرہ۔"
 "میں پاپا سے کہتی ہوں۔۔۔"
 "صاحب کتا ہر گز تو قیل اسے نہیں رکھو گا۔۔۔ میں صاحب!"
 "تھوڑی دیر بعد اس کتے کے گرو پیئر لگ گئی۔ پاری جیکسن کو دلا تھا
 "میں نے آٹا سیدھا کتا آج تک نہیں دیکھا۔۔۔ اجنبیوں میں کتنے
 سکون سے کھڑا ہے۔۔۔"
 "دقت کلاڈیا چونک پڑی اور پاری کو الگ لے گیا کہ وہ کہیں یہ
 کتا جس کو ایذا کو سے نہ قتل دیکتا ہو۔۔۔"
 "میں بھی ہی سوچ رہی ہوں۔۔۔۔۔! سدا ہوا لیشین اٹھ اطراف
 میں کہاں۔۔۔"
 "پھر اس کا کیا کریں۔! کلاڈیا نے کہا اور مزدور کو داند دی۔۔۔
 وہ کتے سمیت قریب چلا آیا اور کتا آتے ہی کلاڈیا کے پردے کے قریب
 بیٹھ گیا۔ انداز ہیسا ہی تھا بیسے وہ سا کتا سال سے اس کی مانگ
 ہو۔۔۔!
 "عجیب ہے! وہ آہستہ سے بڑھ رہا ہے۔۔۔ اور مزدور سے پوچھا!

تم نے اپنی جیب سے کیا چیز نکالی کہ ڈیجیٹر کو دی تھی۔۔۔۔۔
 "مہ۔۔۔۔۔! جیسے میں صاحب۔۔۔۔۔! اس نے ماہیں مانگی تھی
 ڈیجیٹر دکھانے کے لئے!"
 "اور وہ پیاسا بھی تھا۔۔۔۔۔!"
 "جی میں صاحب۔۔۔۔۔!"
 "پانی سے پیلے وہ جیسے نہیں مانگ سکتا۔۔۔۔۔"
 "جی۔۔۔۔۔ میں صاحب۔۔۔۔۔! اب میں کیا جانوں۔۔۔۔۔"
 "یام جھوٹے ہو۔۔۔۔۔ یادہ پیاسا ہرگز نہیں تھا!"
 "کیوں لٹوئی کتوں میں پڑی ہو!" پاری نے جھنجھلا کر کہا۔۔۔۔۔
 "یہ آدمی مجھے کشادہ ہی سے چہ اسرار معلوم ہوتا رہا ہے! کلاڈیا
 نے اس بار آواز دہرائی نہیں کہا تھا۔
 "اچھا برقم۔۔۔۔۔! جاسوسی ناول پڑھ پڑھ کر اپنا دماغ خراب کر
 بیٹھی ہو!"
 "کسی دن یہ کوئی بڑی حرکت کرے گا۔۔۔۔۔!"
 "میں مار رہی ہوں تمہارا بونڈی چاہے کرو۔۔۔۔۔!"
 "کس بارے میں۔۔۔۔۔!"
 "کتے سے شعلق۔۔۔۔۔!"
 "مجھے یہ اچھا لگ رہا ہے۔۔۔۔۔!"
 "پاری چو گیا۔۔۔۔۔! اور کلاڈیا مزہ دور کو گھورتی ہوئی بولی۔ اچھی
 بات ہے اس کی دیکھو جہاں تم ہی کر دے۔!"
 "تبت اچھا میں صاحب!" وہ غمگین ہو کر بولا! "ایک ماہ جس کے

بدلے یہ کیا بڑا ہے!"
 "ماہ جس کے بدلے!"
 "اور کیا۔۔۔۔۔! اس نے ماہ جس داپس کب کی
 تھی!"
 "ماہ جس کو اس ہے! مجھے یقین نہیں! وہ تمہارا پرانا مشا سلوم تھا
 ہے۔۔۔۔۔! ان ہی اسی نے مخصوص انداز میں بکایا تھا ادب مجھے یاد پڑتا ہے
 کہ اکثر اسی انداز کے بارن اس پاس شلق رہی ہوں۔!"
 "کیا آپ مجھ سے بہت زیادہ نفرت کرتی ہیں میں صاحب!"
 "اس بے شکے سوال کا مطلب۔۔۔۔۔!"
 "مجھ پر کوئی بڑا الزام رکھ کر فری سے الگ کرنا چاہتی ہیں!"
 "کلاڈیا سے اس بات کا کوئی خودی جواب نہ بن پڑا۔
 "آخر آپ مجھ سے قاتل نفرت کیوں کرتی ہیں؟" مزدور نے غناک
 بھجی یہ کہا! میرا دنیا میں کوئی نہیں ہے۔۔۔۔۔"
 اور پھر وہ جھوٹ جھوٹ کر مدنے لگا۔ کلاڈیا طبعاً نرم دل تھی۔
 ہو کھلا گئی۔۔۔۔۔
 "ارے۔۔۔۔۔ ارے۔۔۔۔۔ تم دہنے کیوں لگے۔۔۔۔۔ مہ۔۔۔۔۔ میں
 ۔۔۔۔۔ تم سے نفرت نہیں کرتی۔۔۔۔۔ خاموش ہو جاؤ۔۔۔۔۔ خاموش
 ہو جاؤ۔۔۔۔۔"
 "میں وہ مدھتا ہی رہا۔۔۔۔۔ کتا اٹھ کر اس کے پاس گیا اور اسے
 سونگھنے لگی۔۔۔۔۔ پھر کلاڈیا کے طرف منہ کر کے بیٹھ گیا۔ اور کلاڈیا کو ایسا لگا
 جیسے کتا اس کے لئے منوم ہو۔ کلاڈیا سے ابھی کہ رہا کہ اب وہ اس کا

مزید دل زد کھائے۔۔۔۔۔! اذ جانے کیوں کلاڈیا کی آنکھیں بھی پھر آئیں۔۔۔۔۔
 اور اس نے وہاں سے ہٹ جانا ہی مناسب سمجھا۔!
 رات تک وہ کس کے شعلق سرچتی رہی تھی! ہر سکتا تھا کہ اپنے بیان
 کے مطابق اس نے ڈیجیٹر کو ماہ جس ہی دی ہو۔ پھر وہ اس کی طرف سے
 غیر ملکی کیوں تھی۔ اسے چہ کیوں سمجھتی تھی۔۔۔۔۔ وہ ہمیشہ اس نمکری
 کیوں رہتی تھی کہ اس طرح اس کی کوئی چوری پکڑے۔ وہ اپنے ذہن کو
 کریدتی رہی میسک اسے چہ مجھ پیتے کا کٹل مقول جواز باقترا آیا۔۔۔۔۔
 ابھی رہی۔۔۔۔۔! ابھی نہی جتنے کہ خیر ہی نظر لگتی۔
 کہیں اٹھ کر کھڑکی کے قریب جا کر کھڑی ہوئی اور کبھی بستر پر
 لیٹ جاتی۔
 دوسرا گئے میسک جھنڈا ارد۔۔۔۔۔ تھک ہار کر ٹیبل میسک کی لائٹ سن
 کرنے ہی جا رہی تھی کہ کس گاڑی کا بارن سسٹائی دیا۔ بارن جہانے
 کا وہی جھوٹا انداز تھا وہ صبح کس جکی تھی۔
 بستر سے اچھل کر وہ کھڑکی پر آئی اور قادم کے چھانک کی سمت
 اندھیرے میں آنکھیں پھاڑنے لگی۔
 مطلع غبار آلود نہ ہونے کی بنا پر تاروں کی چھاؤں خاصی کھل
 ہوئی تھی۔ اس نے دیکھا کہ کوئی چھانک کی طرف جا رہا ہے۔۔۔۔۔ پس پھر
 وہ عجیب سے عینان میں مبتلا ہو گئی۔ ہر حال کرے سے باہر نکل جانے
 کا فیصلہ اس نے غری طور پر کیا تھا! کچھ سوچے سمجھے بغیر اس نے
 لائٹ گاؤں پنا اور برآمدے میں کھل آئی۔۔۔۔۔ پھر آگے بڑھتی رہی
 تھی کہ باب کی چراغ بٹ سسٹائی دی!

"تم کہاں جا رہی ہو۔"

"وہ... وہ... کھاڑا مڑ کر بھلائی!" وہ گاڑی... بالکل اسی طرح کا بارن... اور..."

"بھلا کس مت کو... جاؤ اپنے کمرے میں..."

کھاڑا بڑی طرح بکھوٹا! پادری نے کبھی اس سے ایسے خراب پس منظر کو نہیں دیکھا۔

وہ مسکینا بیٹی بڑی اپنے کمرے میں دلپس آگئی اور بستر پر گر کر کسی نئی سی بچی کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔



عمران نے بحیثیت ایکٹو اپنے ماتحتوں کو ہدایت کر دی تھی کہ کوئی اس کی طرف رخ بھی نہ کرے... وہ اچھی طرح سمجھتا تھا کہ جس سے یہاں میسر ہو سکے وہاں دھکی دی تھی وہ اب اس سے بدلہ لے رہا تھا...

پھر جب جو لیا نافذ وارٹن نے اسے رنگ کر کے ایکٹو کی اس ہدایت سے متعلق بتایا تو اس نے اچھا نہ انداز ہی نہیں کر کہا "تباہی چپ کو شیلڈ دیا ہر گیارہ... یقیناً اس نے خراب میں دیکھا ہر گیارہ کوئی میرا مقابلہ کر رہا ہے۔"

جو لیا اس کی بھراؤ اس کو نظر انداز کر کے بولی "تم سب ایکو مشین کی طرف بھی نہیں آؤ گے۔"

چوڑی کرکین اور مکاٹ سے لو۔"

"کیوں؟ جو لیا نے پریشانی ہے یہ پوچھا!"

"جب بہت دھن دھن سے کام چل رہا تھا تو قہقہے کی شکل دیکھنے کو ہی چاہتا ہے!"

"تم گھر سے چوڑا... جو لیا جیتا گئی۔"

"نہ ہوتا تب ہی کیا فرق پڑتا۔"

"ایکٹو نے اس قسم کے احکامات کیوں جاری کئے ہیں!"

"قاتل ہونے لگا ہوں۔" حرا نے کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا

اب وہ ایک زبردستی کے بغیر اٹل کر رہا تھا! دوسری طرف سے قریب جواب ملا۔

"رپورٹ!"

"یکین فیاض سے ان اکائیس آدھریں کا سرانجام اب تک نہیں مل سکا۔"

"... اب وہ اس خبر کو پریس میں دینے جا رہا ہے..."

"کیا کیڑا رپورٹ کر دی۔"

"سیری سلوات کے مطابق ایک ٹکڑے پتھر کو دے گا۔"

سلسلہ منقطع کر کے اس نے یکپہلی فیاض کے بغیر اٹل کئے! یہی وہ اس وقت دفتر میں موجود نہیں تھا۔

بند رہا بیس منٹ انتظار کر کے وہ بارہ اس سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی۔

"کون ہے!" دوسری طرف سے فیاض ہی کی آواز آئی۔

"خدا کی قسم!"

"اوہو۔ کیا بات ہے؟"

"مستطاب ہے کہ تم تلاش کشمکش کا اشتہار دینے جا رہے ہو!"

"خبر پریس کو دے دی گئی ہے!"

"کیا اس سے شہر میں حواس نہیں پھیلے گا۔"

"مجھے اس سے کوئی رلی چسپی نہیں۔"

"تم سے جواب طلب کیا جا سکتا ہے!"

"جواب طلب کرنے والوں ہی کے حکم سے یہ ہوا ہے!"

"اور... اچھا..."

"اور کچھ..."

"چالیس اور علی بابا کی خواہشات کرے۔ اس کے علاوہ اور کیا کر سکتا ہوں۔"

عمران نے سلسلہ منقطع کر کے جرنل کو آواز دی

وہ کمرے میں داخل ہو کر بیت کی طرح کھڑا ہو گیا!

"دوسری پتھر! دونوں دیو اور سب اٹھ لو... اور مجھے اسکوٹ کر دو!"

عمران نے اس سے کہا!

جوزف نے اڑیاں بچائیں اور گھوم کر باہر نکل گیا۔

قریباً آدھے گھنٹے بعد عمران اس شان سے باہر نظر آیا کہ جرنل کی مورتی ٹیکل اس کی کار کے آگے آگے چل رہی تھی اور کار عمران کی بجائے سیلیان طور پر راکر رہا تھا۔

عمران پہلی سیٹ پر اس طرح اڑا بیٹھا تھا جیسے سچ بچ کسی والیا

گاڑی میں مدد طلب نہ آئی تھے ایک کو اس نے اس طرح سیٹ کیا تھا کہ پیچھے آئے والی گاڑیوں پر نظر رکھ سکے...

دفعہ سیلیان نے پوچھا "بارت کہاں جانے لگی صاحب!"

"سیلیان... آج تجھے معلوم ہو گا کہ تیرے حلی سے جو تر خدائیں اترتی ہیں ان کے لئے مجھے کتنے پاؤں بیٹھے پڑتے ہیں۔"

"ارے... بابا رے..."

"کیوں... کیا ہوا..."

"دلت سے میرا پیٹ غراب ہے... مجھے تو آپ صاف ہی کر دیں!"

"پیٹ ٹیک ہونے کا صرف ہی ایک طریقہ ہے تو زلزلے معلق سے اتارنا چھوڑ دے۔ ہوگ کہ دالی کا بلہ میں آج ضرور لوں گا۔"

"آپ گھر میں کھانا کب کھاتے ہیں!" سیلیان نے رد و بدل سے آواز دی کہا۔

"جب بھی کھانا ہوتا ہوگ کہ دالی ہی کی اطلاع ملتی ہے!"

"اب میں اس کو کیا کروں کہ وہ دن سڑک کی دالی ہی کا ہوتا ہے۔"

"سیلیان..."

"جناب عالی..."

"میرے ہی ہر ہر قدم پر چکر کاٹتا ہے..."

"مگر وہ کھانا کبھی اور طرف مڑ گیا تو..."

"وہ جس طرف بھی مڑے مڑے رہو..."

"اللہ رحم کرے میرے حال پر... آج جان گئی... بیٹے کبھی

"ابہ تو کیا دھاروں مجلس دیکھتے رہتے کاروبار ہے۔۔۔"۔
 "جب تک غم پوری طرح سمجھیں آپ آج باقی دیکھتا رہتا ہوں۔۔۔"۔
 "مرا عمر۔۔۔"۔ "کہتے ہوئے عمران نے پرس نکالا اور دوسرے کا ایک ٹوٹ
 اس کے حوالے کرتا ہوا بولا "اس میں چوراہہ پر سے تو قرض ادا کر دیجیو۔
 "۔۔۔"۔ "اپنی پروا اور کھیل کا۔۔۔"۔
 "اللہ آپ کو ہمیشہ گزارا کرے۔۔۔"۔ "سیلیان نے فرش سے کمر دھا
 کے لئے دو دنوں بعد اٹھا کر بیٹھے کہا۔
 جوزف گاڑی کے قریب گم گم کرنا نہیں گھڑے جا رہا تھا!
 عمران گاڑی سے اتر گیا اور جوزف نے اس کی جگہ لی۔۔۔
 "تجھے ہمیشہ کے کاٹ صاحب! سیلیان بڑبڑایا! "تجھے میں اس کے
 باپ کا نوکر ہوں!"۔
 "ہاں۔۔۔"۔ "تم اندر باپ کا نوکر ہے!"۔ "جوزف عمران کی طرف اشارہ
 اٹھا کر بولا۔۔۔"۔
 "دیکھو۔۔۔"۔ "سود۔۔۔"۔ "مگر میری دم موجودگی میں تم دونوں نے
 جگہ کیا تو اپنی پرچہ اور بیٹروں کا۔۔۔"۔ "عمران نے انہیں گھر لے
 لیا کر کہا! "اب دفعہ ہوا جاؤ یہاں سے۔۔۔"۔
 سیلیان نے انہیں اسٹارٹ کیا اور گاڑی تیزی سے آگے بڑھ گئی!
 عمران نے آگے بڑھ کر گاڑی میں بیٹھ لی۔ اس نے یہ کھڑا کہ اسی
 نے بیٹا کیا تھا کہ اپنی پڑائیش کا انداز کر سکے۔
 حقیقت اس وقت اس کا تائب نہیں کیا گیا تھا بسنا اچھی سمجھا
 لگتا تھا کہ وہ آدمی جس نے اس کا تائب نہیں کیا تھا بسنا اچھی سمجھا

ایسا نہیں ہوا۔

"جہاں جوزف کے۔۔۔"۔ "وہیں گاڑی رک رک وینا!"۔
 "پھر اتر کر جھاگوں۔۔۔"۔ "یا سیٹ پر لیٹ جاؤں؟"۔
 "جیسا موقع ہو۔۔۔"۔
 "اے اللہ میرے گناہ صاف کر دے۔۔۔"۔
 "خود صاف کرے گا کہ تو خود تو پلاڈا اڑاتا ہے۔۔۔"۔ "اور مجھے
 مونگ کی دال پر ٹخاٹے کی کوشش کرتا ہے!"۔
 "پلاڈو فیرو آپ ہی کے لئے ترقیا کر رکھتا ہوں۔ جب آپ کھاتے
 کے وقت موجود ہی ہوں تو کیا کروں۔۔۔"۔ "خود نہ برابر کرنا پڑتا ہے!"۔
 "چانگ جوزف نے ایک گلی میں اپنی موٹر سائیکل موڑ دی۔۔۔"۔
 "اور سیلیان اسے برا بھلا کہتا بچھا۔ اسی طرف موڑنے لگا۔۔۔"۔
 "جوزف نے اسی گلی میں موٹر سائیکل روک لی!
 عمران نے سیلیان سے کہا۔۔۔"۔ "اب تم بھی رک جاؤ۔۔۔"۔
 "سیلیان نے گاڑی روک دی۔۔۔"۔ "جوزف موٹر سائیکل ایک کٹے
 کھڑی کر کے گاڑی کی طرف آ رہا تھا۔
 "اب تم دونوں یہاں سے کسک جاؤ!"۔ "عمران نے سیلیان
 سے کہا!
 "اللہ تیرا مشک ہے۔۔۔"۔ "مگر صاحب واپسی کب ہوگی۔۔۔"۔
 "کیوں۔۔۔"۔
 "غم کھوتے رہا پڑا سلسلہ جو جی ہفتہ سارا ہی ہے۔۔۔"۔ "میں نے
 ابھی تک نہیں دیکھی!"۔

نئی دراصل فیاض ہی کا تائب کرتا ہوا اس ریسٹوران تک پہنچا
 تھا۔

اگر کسی وقت اس کا تائب نہیں کیا گیا تھا تو اس کا مطلب یہی
 ہو سکتا تھا کہ ان لوگوں کی نظروں میں عمران کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔
 اگر وہ اس کے کارناموں کا علم بھی رکھتے تھے تو اپنی صفوں پر زرخیز
 کے پیش نظر انہیں اس کی قطعاً پروا نہیں تھی۔!

اس نے موٹر سائیکل اسٹارٹ کی اور گلی پارک کے دوسری کسٹک پر
 آنکلا۔۔۔"۔ "اسے اپنے ایک ہلنے دوست ڈینی ولسن کی تلاش تھی۔ وہی
 ڈینی ولسن جس نے ایک بار اپنے سہارے ہونے جانوروں سمیت اس کے
 ساتھ مشکرا لاسٹر کیا تھا۔

عمران کی راستہ میں وہ اپنے وقت کا بہترین شہر تھا۔ اس کے
 سہارے ہونے جانوروں کی مانگ اکثر دوسرے مالک سے بھی آتی تھی۔

عمران نے فک پر اس سے کہی بار بار بات کر کے کی کوشش کی تھی لیکن اس
 کا اسٹنٹ یہی کہتا رہا تھا کہ وہ گھر پر موجود نہیں ہے۔!

آخر کار جب عمران نے اپنا نام بتایا تو اسٹنٹ نے ہلکے سے ہنسی سے
 کہا تھا "یا شہر عمران میں تو اب یقیناً اس سلسلے میں میری کوئی مدد کر سکیں گے۔۔۔"
 مشر ڈینی ولسن شایر کسی بڑی دشمنی میں پڑے ہیں پہلے چھ ماہ سے وہ کسی
 کو دن بھر صرف نظروں دبر کے لئے اپنے آدمیوں میں آتے ہیں۔۔۔"۔ "اور پھر
 خائب ہو جاتے ہیں۔۔۔"۔!

اس کہانی پر عمران کے کان کھڑے ہوئے تھے! اور اس نے اس
 سے کہا تھا کہ وہ بدلی اس تک میرے لئے کی کوشش کرے گا!



کلاسیکی بلی کی بیج بڑی ناخوش گوار تھی۔۔۔"۔ "باپ کی جھڑک نے ابھی تک
 اس کا موڑ ٹھیک نہیں ہونے دیا تھا۔"۔ "ماشہ احمد نے طلب گاہ میں ہی کیا
 اور مولد کے مطابق یا علی باغ میں بھی نہ گئی۔۔۔"۔
 "تین بجے کے قریب دھڑے دھڑے گھنٹی تھی۔۔۔"۔ "لیکن بلی کا دھڑکنا
 نے بالکل ناپا تھا۔۔۔"۔ "اس نے کہی اس سے بیج بڑی بھی گھنٹہ کی تھی
 چہ جائیکہ اس طرح ڈانٹنا۔

اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔ بیست کا اس
 کیڑی کو کہیں نہ کہیں چھٹکا ہی تھا۔ براہ راست باپ سے نہیں اچھڑکتی
 تھی۔ لیکن یہ حال ابھی کسی نہ کسی حرکت کے نتیجے میں تو جتنا ناہی پہنچتی
 تھی کہ باپ کے دوپٹے کا اس پر کیا مدخل ہوا ہے!

تو بچے اس نے گریز سے چھوٹ گاڑی نکال اور گھر سے نکل کھڑی ہوئی
 آج وہ خبیث مزاج سے کہیں ہی نہ دکھائی دیا جس کی وجہ
 سے وہ فی الحال پر اس حال تک پہنچی تھی۔ اس کا نام غلط تھا لیکن وہ
 اسے ڈر گئی تھی۔!

اس کی گاڑی کا ٹش پائی دے پر پھر کی جانب تھا! وہ سوچ رہی تھی
 کہ پر رادن شہر میں گزرا کر رات گئے واپس آنے کی جگہ پر پہلے کبھی ایسا

نہیں ہوا تھا۔۔۔ وہ عموماً خادمہ بی بی کے ساتھ شہر جاتی تھی۔ کبھی تنہا جانا ہوتا تو دلچسپی پر دیر نہ لگاتی۔

نیا دم تر ایک صحت کی شخصیت اسے شہر کے ماف سے جاتی تھی۔ کیونکہ اس میں اسے اپنی آنکھوں کی جان کی جھلکیاں ملتی تھیں۔ وہ بالکل اسی کی طرح ہنسنے والی اور شفیق صورت تھی۔ جو اسے اور بھی جگہ نہ جانے گیوں کا ڈراؤ اور اس کے سامنے بچے غصے کرنے لگتی تھی۔ ہر مکتا ہے اس سے کبھی تدریجاً ہنسٹ ہی کسی دھڑکی پر۔۔۔

وہ ایک ایٹلور بریز صورت تھی اور اس کا نام روٹی تھا۔۔۔۔۔ اور وہ روٹی سے بدل سکتی تھی۔ خود کلاڑیا جو بی بی کی پیدوار تھی اتنی اچھی اُردو نہیں بول سکتی تھی۔۔۔۔۔ وہ ایک فرم میں کس اچھے چھوٹے پر تازہ تھی۔۔۔۔۔ اور کلاڑیا کے تجربے کے مطابق جب چاہتی تھی اس چھوٹے گھر بیٹھ رہتی تھی۔ کلاڑیا وہ اس کے ساتھ قدام پر بھی آچکی تھی۔ قدام کی بی بی اس سے واقف تھا۔۔۔۔۔

ان کی عادت کچھ سال پہلے اتفاقاً ایک تقریب کے موقع پر ہوئی تھی اور دونوں دوست بن گئیں تھیں۔۔۔۔۔

شہر پر چکر اس نے روٹی کے غیٹے کا رخ کیا اور اسے سنسن میں تھی قازم نے اس کا استقبال کیا اور غلے پر مدد کی کہ اس کی کھانک اٹھلا دی۔

روٹی نے آدھے گھنٹے کے اندر اندر گھر پہنچنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔۔

”بھول کلاڑی ڈیڑھ۔۔۔۔۔ کتنے دن بد میں تھیں یاد آئی ہوں۔۔۔۔۔“

روٹی نے آگے بڑھ کر کسی کی پیشانی چومنے ہوئے کہا۔۔۔۔۔
”بس اسی قسم کی چیزیں کلاڑیا کو بے حد متاثر کرتی تھیں۔۔۔۔۔ وہ دس سال کی تھی جب اس کی ماں پہنچے تھے جتنا بزرگ اچانک مر گئی تھی۔۔۔۔۔“
”اس کا بھوک ہی نہ اسے روٹی سے اتنا قریب کر دیا تھا۔ روٹی کی قوم بکریوں میں اسے جتنا کہ جھلکیاں ملتی تھیں۔۔۔۔۔“

”خود ہی دیر ہوئے پایا کہ وہ کس اچھے بھڑکی میں بیٹھ کر بیٹھے۔۔۔۔۔“
”لیکن یہ تھیں ہر ایک اچھے۔۔۔۔۔ روٹی نے اس سے پر جانا تم اتنی محنت اور کھڑی کھڑی ہی کیوں ہو!“

”کچھ نہیں!“ کلاڑیا نے زبردستی ہنسنے کی کوشش کی!
”خیر چھوڑو۔۔۔۔۔ خود ہی دیر ہوئے خود ہی بنا دو گی۔۔۔۔۔ وہ اس کا شاد خنک کر دی۔۔۔۔۔ مجھ سے تم کبھی کچھ نہیں چھپا سکیں۔۔۔۔۔“
اس پر کلاڑیا غلے سے کہہ گئی تھی!

ڈیڑھ بجے وہ نیوٹن کے ڈرائنگ ہال میں داخل ہوئیں۔ یہاں کاکلی کے سوا ہر چیز سیاہ تھی۔۔۔۔۔ سیاہ فرنیچر۔۔۔۔۔ سیاہ پردے۔۔۔۔۔ سیاہ گولن اور اپنی وقت سیٹ سڑنا یا سیاہ دیش۔۔۔۔۔ پہلے ماحول ہی سید کا کاکلی ایسی ہی لگتی تھی جیسے کوئی نیوٹن جس پر ہی ہر اند اس کے شفاف حانت نمایاں ہو گئے ہوں۔۔۔۔۔

”اچھا میڈیاں پہلی بار آئے ہیں!“ کلاڑیا نے کہا۔
”اس کے افکار کو صرف پندرہ دن پہلے ہی۔۔۔۔۔ وہ دیکھو اس گشت میں نکل چلو۔۔۔۔۔ ایک بیز غافل نظر آ رہی ہے۔۔۔۔۔ روٹی نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھی۔

بالکل ایسا ہی معلوم ہوا تھا جیسے ایک سکڑی ہوئی دیر ہو جانے پر وہ میز پر ہاتھ نہ رکھے گی۔۔۔۔۔

”بڑا عجیب ماحول ہے یہاں کا۔۔۔۔۔ کلاڑیا نے کرسی کے کنارے بیٹھنے پر ہنسنے کہا۔۔۔۔۔

”مجھے پسند ہے۔۔۔۔۔ روٹی نے کہا اور میز اٹھا کر دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

کلاڑیا چاروں طرف نظر دوڑا رہی تھی۔۔۔۔۔ وقت چوتھک بڑی!

”یہاں جانب والے گوشہ میں ایک ایسا آدمی دکھائی دیا تھا کہ پہلے تو اسے اپنی آنکھوں پر پتھر ڈال رکھا لیکن وہ سوچی مدد غرضی تھا۔۔۔۔۔ بہترین قسم کے سٹیشن میزوں۔۔۔۔۔ وہ اپنی میز پر تنہا تھا اور کسی طرف بھی توجہ نہیں تھا۔

کلاڑیا اسے محض مشابہت ہی تصور کر کے نظر انداز کر دیتی۔۔۔۔۔ لیکن غلطی کی ایک معمولی عادت کی بنا پر وہ ایسا نہ کر سکی۔۔۔۔۔ وہ غلوٹے غلوٹے غلوٹے اپنے دہانے کے بالوں کو شے کو صیغے رہنے کا مادی تھا۔

۔۔۔۔۔ اس وقت بھی اس کی یہی کیفیت تھی۔۔۔۔۔ کسی گہری سرچ میں ملوم ہوتا تھا۔۔۔۔۔

کلاڑیا نے کمرہ چمکتے ہوئے گھڑان کو اپنے سامنے رکھ لیا۔۔۔۔۔

اس کا خیال تھا کہ اس طرح نظر کسی کا ہر اچھوڑ نہ دیکھ سکے گا!

”یہ چیز دیکھو۔۔۔۔۔ باؤنڈ روٹی نے اسے غلے کا طلب کیا! روٹی کی پشت نظر کی طرف تھی۔۔۔۔۔

”ہاں۔۔۔۔۔“ کلاڑیا چمک کر میز کی طرف متوجہ ہو گئی۔

”مجھے بتاؤ۔۔۔۔۔ کیا بات ہے!۔۔۔۔۔ روٹی اسے ٹوٹنے والی نظروں سے دیکھتی ہوئی رہی۔

”میں پہنچ بہت پریشان ہوں روٹی ڈیڑھ۔۔۔۔۔“
”کیوں۔۔۔۔۔“

”یہاں اس وقت ایک ایسا آدمی موجود ہے جو میرے قازم پر مزور کی حیثیت سے کام کرتا ہے!“

”اور۔۔۔۔۔ تو اس میں پریشانی کی کیا بات ہے۔۔۔۔۔ کیا تم غلے سے چپ کر رہی ہو؟“

”نہیں تو۔۔۔۔۔ تم میری بات سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔۔۔ وہ ایک شکستہ حال مزدور ہے جو آٹھ آٹھ دن تک شہر نہیں کر سکتا! پہلے پرانے کپڑے پہنا ہے۔ لیکن اس وقت ایسا مگ رہا ہے جیسے۔۔۔۔۔ کچھ بہت اونچی سرسائی کا فرد ہو!“

”کہاں ہے۔۔۔۔۔“

”اپنی پڑائیش میں رہا۔۔۔۔۔ اس کرسی پر بیٹھ جاؤ۔۔۔۔۔“
روٹی اٹھ کر اس کی دائیں جانب والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

”اب وہ دیکھو!۔۔۔۔۔ اس گوشہ میں۔۔۔۔۔“

”اور۔۔۔۔۔“ روٹی چمک بڑی مہر سے اسی لگتی۔۔۔۔۔ اور اس نے کہا!

”اگر تم اس آدمی کے متعلق کہہ رہی ہو جو اپنی میز پر تنہا ہے تو یہ تہا آدمی ہی ہوگا!“

”ہاں میں اس کے بارے میں کہہ رہی ہوں۔۔۔۔۔“

”تب تو پھر وہ کھڑی اندھی ہو گا جو تمہارے قازم پر کام کرتا ہے۔۔۔۔۔“

یہاں کا ایک بڑا شخص کا نظر الٹن سچا تھا۔۔۔۔۔

”نظر الٹن۔۔۔۔۔ نظر الٹن! اس کا نام بھی غلطی ہے۔۔۔۔۔“

"ہو سکتا ہے۔۔۔ ایسے واقعات بھی ہوتے ہیں۔۔۔ وہ آدمیوں کے درمیان شہادت بھی ہو سکتی ہے اور اس کے نام بھی ایک ہی ہو سکتے ہیں!"

"نیکو حادثے کی ایک ہی نہیں ہو سکتی۔"

"ہاں اس سب سے اختلاف ہو سکتا ہے!"

"دیکھو وہ بار بار اپنے دماغ کا بار بار گڑبگڑ رہتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ میرے نام پر کام کرے والا بھی اس میں مبتلا ہو!"

"اگر وہ بات ہے تو ہر سوچنا پڑے گا۔"

"یہ آدمی میرے میرے لئے کین کا اعتراف ہے۔۔۔ اور وہ میری چھٹی حس ہے۔۔۔ میں تصور ہی نہیں کر سکتی کہ یہ حتمی امت ہی پڑ سکے اور ہو گا۔"

"مذنی اسے فور سے دیکھ جائے گی!"

"مجھے اس طرح کوں دیکھ رہی ہو! کلاڈیا گڑا کر رہی۔"

"عورت کی شخص کی کر رہی ہے!"

"تو وہ۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔؟"

"عورت ہی کے لئے یہ اس حد تک ہی جا سکتا ہے کہ اپنا کام کاج چھوڑ کر مڑھوئی پر اتر آئے۔۔۔"

"کیا تم اسے جانتی ہو۔۔۔؟"

"جہاں کے سارے شریف آدمیوں سے کچھ نہ کچھ واقف ضرور رکھتی ہیں!"

"وہ بھی تم سے جانتا ہے؟"

"خود ہی میں۔۔۔ بہتر سے مجھے نہیں جانتے۔"

"اچھا اب تم اپنی جگہ بیٹھو!۔۔۔ میں نہیں چاہتی کہ وہ مجھے یہاں دیکھے! کلاڈیا نے کہا کہ میں اس کے بارے میں کچھ اور بھی بتا چاہتی ہوں!"

"دیکھی ہر سلسلے والی کسی پر چاہتی تھیں میں فیئرٹی ہو گیا اور وہ اسے مظہر ڈکھانے کے نام کھوانے لگی!"

"اس کے چلے جانے پر کلاڈیا نے اپنی کہاں شروع کر دی! روشنی پور کستری رہی۔ اسی دوران میں وہ مظہر اکشیا رہی لایا تھا۔۔۔"

"کلاڈیا نے اسے اس کے لئے بل روٹی نے کہا! اگر وہ دیکھا بھی تھا تو وہ اس کی عمر بزرگ کا اعتراف ہی کر سکتی ہو!"

"نیکو! یہ کاروبار میری سمجھ سے باہر ہے۔ اس لئے جس انداز میں مجھے ڈنٹا تھا۔ خیر چھوڑو۔۔۔ دیکھ جائے گا۔۔۔"

"کلاڈیا سر جھکا کر کھانے لگی!۔۔۔ روشنی کس سوچ میں گم تھی! تھوڑی دیر بعد سلسلے کا ایک نیا فارکلاڈیا فیرواح ہے!۔۔۔ بلکہ یہ تو یہاں تک کہنے کو سب رہیوں کہ وہ اس کا اسیت سے واقف ضرور ہوتے ہیں! وہ اتنی رست لگے براہ راست ہیں ان کی موجودگی کا کیا مطلب ہو سکتا ہے!"

"میں سے تسلی نہیں کر سکتی۔"

"کہیں؟"

"جیسا کہ تم نے کہا کہ وہ میرے ہی لئے مزدور رہا ہے تو کیا پایا اسے گوارہ کر میں گئے!"

"جان! یہ سنو بھی قابل ضرر ہے۔۔۔ خیر تم فکر نہ کرو۔ میں

دیکھوں گی کیا معاملہ ہے۔ اور اس کا بھی کسی سے ذکر نہ کرنا کہ تم سے اس مزدور کو اپنی مانت میں دیکھنا تھا خود اس پر بھی ظاہر ہو رہے ہیں!"

"گر میں نے مجھے یہاں دیکھ لیا۔"

"کوشش بھی ہوں جا رہے۔ کہ وہ نہیں نہ دیکھ سکے۔۔۔"

"یہاں اس وقت تک جیسے گئے جب تک کہ وہ اٹھ کر چل نہ جائے۔"

○

"ڈینی سنس کا اسٹنٹ ایک پڑھتا رہا تھا۔۔۔ اس نے بھی عمران کے سب سے حکموں کا سطر کیا تھا اور اس کے حیرت انگیز صلاحیتوں کا دل سے قائل تھا۔"

"ماسٹر عمران۔۔۔ وہ طریق سانس لے کر ہلا! ڈینی پچھلے چھ ماہ سے میری سمجھ میں ہیں۔"

"کیا اس کے سر پر سینگ نکل آئے ہیں۔"

"نکل آئے ہوتے تو مجھے آتا اچھنہ۔۔۔ ہوتا۔"

"ادھر۔۔۔ کوئی بے مددگار حریف ات۔۔۔"

"خیر حریف سے بھی زیادہ ماسٹر عمران۔۔۔ اس نے تراز باطل ترک کر دی ہے۔۔۔"

"خوب۔۔۔ تو اس میں پریشانی کیا بات ہے۔"

"اب وہ ہم سب کو پور کرتا رہتا ہے کہ ہم بھی ڈپٹی۔۔۔"

"یہاں پر چھوڑا تھا کہ وہ ہے کہاں۔۔۔"

"پتا نہیں۔۔۔ اس وقت کہاں ہوگا۔۔۔ دیکھو اب وہ رادو رہا اور یہاں کی صحبت میں رہتا ہے۔۔۔ اور جیسے ہی کافی ہم اس کا خصوصی اڈہ ہے آج کل۔"

"کہاں ہے۔۔۔"

"قربانی شامراہ کے پیر وادی مل پر۔"

"دور۔۔۔ جہاں۔۔۔ نیکو وہاں کین رہتا ہے۔"

"یقیناً کوہ ماہر عمران میں نہیں جانتا۔۔۔ وہ جب بھی آتا ہے۔۔۔ قرب قیامت کی باتیں کرے لگتا ہے۔۔۔ روزگار دھندلے چرچے اس کی زبان پر ہوتے ہیں۔۔۔ جیسے بہت پور کرتا ہے۔۔۔"

"بزنس کیا پتا ہے۔۔۔"

"سب کچھ جس قسم میں لگی۔"

"خیر چھوڑو۔۔۔ تم بھی ڈینی ہی کی طرح تجسس کار آدمی ہو۔۔۔ میں تم سے ایک خاص مسئلے پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔"

"مزدور۔۔۔ جہاں حدت کے لئے ضروری۔"

"ہاں! یہ کہنی کے کتوں کے بارے میں تم سے ہی سنا ہوگا۔"

"سنا ہے ماسٹر! لے چرچے فوہر ایک کی رہاں پر رہی۔۔۔"

"کیا اس پھر ہی ڈینی کے علاوہ کئی اور بھی ظہیر رہا ہے جو اس کو اس طرح دھکا دے۔"

"میری حالت میں نہ کوئی بھی ایسا نہیں ہے۔"

”پھر یہ کہ کہاں سے آئے؟“

”مجھے یہ سوچے دیجئے...“ بڑھے نے کہا اور اس کی پیشانی پر سوئی اچھڑائی۔ مختصری دور جو وہ بھرائی رہی تو غریب بولا ”میں نے شاید ایک سارڈینی ہی کی زبانی سنا تھا کہ وہ جافندوں کو اس طرح بھی مٹھا سکتا ہے کہ نگاروں کی عدم موجودگی میں...“ لہجہ... میرے خدا...“ وہ خاموش ہو گیا اور عمران نے اس کی آنکھوں میں حیرت کے آثار دیکھے۔

”کیا بات ہے۔۔۔ مجھے بتاؤ؟“ اس نے دم پیچے ہی کہا۔

”فادر جیکس سب...“

”ہر... ہر... آگے بڑھو...“

”عاقبت تک سب پہلے کہہ رہا ہے...“

چانگ کسی نے دروازے پر دستک دی۔۔۔ بڑھے کا کوشش ہو گیا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھا۔۔۔ عمران جیب سے جوتے کا پکیٹ نکالنے لگا تھا۔ بڑھے آدمی نے دروازہ کھلا ہی تھا کہ کراہ کر چاند تانے چلتا ہوا... اس کی قیاس تانہ خون سے میٹک رہی تھی دروازے کی طرف چھلانگ لگا لی۔ ایک بار جھنسر پھر چلی ساتھ ہی ایک بڑھے سے ملنے لگی اس پر چھلانگ لگا لی۔ وہ ٹیک عمران کے داہنے ہاتھ پر آیا تھا۔

حالا آدمی اس کی گرفت سے نکل گیا اور کوشش پر خیر کرنے کی آواز آئی کہ راہ میں حائل تھا اور چھپٹ چھپٹ کر عمران پر حملے کر رہا تھا۔۔۔ امدادی اس کی خوف ناک پکڑ سے گونج رہا تھا۔ صحت جی ڈراؤنے

وہ اپنی قیاس تانہ نے کی کوشش کر رہا تھا۔ عمران آگے بڑھ کر اس کی دھڑکے لے لگا۔

”تم ٹیک رہو۔“

”واؤ۔۔۔“ بڑھے کو ہاتھیں سوچ ہی نہیں سکتا تھا کہ... وہ حرم زادہ۔

وہ جلد پور کے پیرامیڈ کاظم دیکھنے لگا جو یہ وہ گہرا سہیں تھا۔ بسکونان برابر پہنچے جا رہا تھا۔

”کیا میں تمہیں ہسپتال سے چلوں؟“ عمران نے پوچھا۔

”نہیں ماسٹر! تمہیں کہا جاتا ہے!۔“

”خیر۔۔۔ حرم... درست یونیس کمان رکھ رہے ہیں۔“

”وہ... اس انٹاریٹ...“ اس نے اس سے تاک کر دل پھرا دیا تھا!۔۔۔ قیمت بھی تو کتنی ہانک تھی ہوگ۔

عمران سب سے فزٹ ایڈرکس نکالی کر بڑھے کی حرم پٹی کرتے لگا

”کی ہسپتال اس وقت تمہارے علاوہ اور کوئی موجود نہیں عمران نے اس سے پوچھا۔۔۔“

”بس وہی ایک سسریم تھا۔“

”درو۔۔۔“ وہ کہہ رہا تھا۔

”ہاں۔۔۔“

”کوئی ہے۔۔۔“ اس نے قریب سے یہ کہی یہاں نہیں دیکھا۔

”کہہ دو، سدا غارتنے سے غارت لگا تھا...“

نور کا ان ہڈ بڑھے۔ حمد احمد تیزی سے دوڑتا ہوا طویل راہداری سے گذر گیا!

اسی دوران میں بڑھے کی ہاتھ اپنے پیرسٹال دھبے لگی۔ اور اس کی خاک جاکر یا ہر تھا۔ اتنی جلد ہی نہیں دے رہا تھا کہ عمران یو اوز نکالی کر اسے نشانہ بنا سکتا! چانگ کوشش پر پشیمے بڑھے خیر عمران کا پیرسٹال لگی۔۔۔ سچنے کی کوشش کے، دو دہی چار ہاتھ نے چب گرا۔ گنا اس کے اوپر تھا... عمران نے دروازے پر اس کی گردن جڑوں اور خود کو اس کے کوٹھارہ دونوں سے بچائے رکھنے کے لئے جرد جسد کرنے لگا۔

کنا پیرسٹال حالت حد ثابت تھاتا... دفعتاً عمران نے اس کی کوشش کا دستہ اس کی کمری صبر رہا ہے۔ اس نے اپنا دہا ہاتھ لگنے کی گردن سے ہٹا کر بڑی پھرتی سے خیر پرتھ کرنا۔۔۔ سامان کام میں تھا صرف ایک ہاتھ سے کے کر اس حد تک دھکے دے رہا تھا کہ اس کے دست جسم کے کسی حصہ میں بھی دست نہ ہونے پائل۔ اس کی نہیں تو کوشش ضرورت۔

دوسرے ہی لمحہ ہی عمران نے اس کا پیٹ پاک کر کے دھڑچال دیا۔۔۔

”کتنے کی آخری جہنم بڑی بیباک تھیں...“

عمران نے کر رہا ہی کے آخری سرے تک دھڑتا چلا گیا... لیکن بڑھے نے کی بچائے وہ صبر و حوصلہ سے کر بولٹ کر رہا تھا۔

نشت سکے ہیں داپس کیا کر بڑھے کو کوشش یز سے ماما...“

”سے پڑنا ہے ماسٹر!“

”نہیں وہ نکلا! اور اصل ایک سان باؤنڈ نے مجھ پر حملہ کر دیا تھا۔“

”اسان باؤنڈ... یہاں تو کبھی کئی قعات باؤنڈ نہیں رہا اور دیکھو ماسٹر... کہیں وہ مردود۔ گجراج سے جیب تو نہیں نکالے گیا۔“

”کیا تم چل سکتے میرے ساتھ...“

”کہاں؟“

”گجراج تک۔“

”کوئی نہیں...“

جیب گجراج میں موجود نہیں تھی! عمران اپنی موٹر سائیکل کی طرف چھٹا

وہ ہر طرح محفوظ تھی! مابا حلقہ آور نے اس کی طرف دھیان نہیں دیا تھا یا پھر ملحق رہا ہو کہ مکان باؤنڈ ہی سے چھٹا راستہ نکال رہا تھا!

عمران نے مرد کو بڑھے سے کہا! ”تمہارے دروازے پر کہ کے چھوٹی۔“

”نہیں۔“

”میں نہیں سکتا! ڈیٹی جہاں کہیں بھی ہوگا خطرے میں ہے۔“

”ہوگا... جیب کا مہر نہ...“

”کے...“

چھرہ آدمی اور عمران کی طرح نیشٹل ہائی دے کی طرف روانہ رہا تھا لیکن کب تک سے نہ کھڑا۔ ڈیٹی کے ہاتھس گاہ

بہ دہ محبت آک سٹلے دے رستے پر مڑا ہوا تھا!۔۔۔ چپ کی

تتم كورس ... في حمله آند ... في
الحركة الجواله ...

قریباً آٹھ سو سے زائد پڑھو تھیں۔ یہ جکیں بیل انہیں برآمد سے

"میں ہیں تیرے منہ داکر رہ رہیں ہے"

[illegible]

غارت کے مابین ماروئیں جاری کے سے سے میں دیکھیں گی۔
 ایک میں اس کی بات ہے۔
 "یہاں کے لوہاں ہیں۔"
 "پاپا کرتوں سے لغت ہے۔" ... لیکن وہ لیستہن جملہ
 کے پاس ہے۔
 "اچھا وہ جو فطر کو ڈرائیو سے دیا تھا۔"
 "پاپا نے ناپسندیدہ کے ابراہام سے داریاں
 دیکھنے کی اجازت سے دی۔"
 "خیر کئے کا انتظار بھی ہوئے گا" ریشی طیل سامنے سے کر لیا۔
 "مجھے سہراں پر دیکھنے سے کہہ دیا تھا کہ یہاں ہے، نہیں۔"
 "تھوڑی دیر بعد وہاں آگئے۔" ... اور سون سے وہ کتا بھی دیکھا جس
 کے اسے میں کئی کئی بار دیکھا تھا۔ وہ دن سے گزرا تھا اور آج سے
 ایک دو مہینے ہو گئے ہیں۔
 "ریشی اسے تجواریہ نظروں سے دیکھے جا رہی تھی۔"
 "پیل کا آہر تو حسین معلوم ہوا۔" "اسے کلاؤڈیا سے کہا۔"
 "کلاؤڈیا کچھ بولی۔۔۔۔۔ وہ ابراہام جیسے میں گھر سے تھری مہینے
 میں معلوم ہوا تھا جیسے کچھ یاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔
 "میں کیا سوچ رہی ہو۔" "اعلم کرو۔" "میں کچھوں کی کتابت ہے
 ... کون سا کچھ ہوا؟" "شکلیں۔" "ریشی نے اسے یہ طرف
 منوجہ کر کے کہا
 "میں اندھیرے میں۔" "میں انگریز ساپ بھی دیکھتی تھی۔"

"جو سے ہاٹا ہوا کسی کوئی شفق کوں کی ٹریڈنگ کے واسے
 کچے پوچے کے سے تے ورنہ کھڑے سے بتلے باروڑے کو جو کر دیا
 منو سے ۔ اور ایک طرف کوں ڈن را چھہ گا
 ب سے کھلے دی سے اٹھا کر سون کر ہی پر بٹھا یا گیا ۔
 مرن نے حقد سے کپڑے سے پاں بازار
 کس سنٹ خا مرنی سے کھڑے پھر مرن نے سے مہا طہ کی
 "بہاڑہ کہ تہیں کس نے ڈن کے بدلہ سرت دلائی
 "ظفر نے رو مار بلی کے نام را مار کرا
 "کیا کام کرتا ہے ۔
 "مرو ہے
 "مروڑے کو مارڈ لئے نا ہاں کس سے تاتی ۔
 "ظہر سے
 "کی پورس اسی خود کرتا پر بٹھا دیا مائے
 اسے گھڑا مارا ازا ۔
 "ہیں ۔ ! وہ بلا پڑ ۔ آپ سے ہاں بڑا کھڑا دے
 کس کوئی پر ۔ جھڑ پک مہر جا ۔ گا
 "کس مرن مردور کے کھسے ہم کسی کوئی رو سیٹے پر آنا وہ پر جا
 تے جو میں سلوم جوئے ۔
 "مل ۔ پوچھ کر ہی تے ۔ جناب ۔ اسرا ہے ۔ ہوار
 کھے ڈی م جب سے تے دریا کچے سو رو ہے ۔ عوار ظفر دے
 اس نے وعدہ کیا تھا کہ گھر ورت پڑا ہے پر ہی نے بوڑے کو ہیٹ

کے سے مرنش رو دیا تو اس ناں دفتر کم رکم دس ہزار ہوکا ۔
 "معد سے چھوٹا ڈی کر ہی پر "مرزا نے سرو ہے ۔
 "کس سے ہیرہ ہوگا وہ پکھے گون اردی "یوں گڑا دیا ۔
 ہی آت کر کے میٹیس دروڑ ۔ ظفر سے کھ سے کہ تھا وہ خود کسی
 سے سے کام کر رہا ہے ۔
 "جیکس تا کے سے
 اس نے سی نا مہیں یا تھا ۔ جسے ہی نام ہو چکے ۔
 مردور تھی ۔ جب کہ پیسے ہی ہیرہ ۔ مہنام پہلے پانچ سو رو ہے
 مل گئے تے
 "کھا کھڑے ہیں یہی نا یا کھا کوٹا کس سنی کے نام پر
 بتا ہے ۔
 "جج جی نہیں رو رہی سے وہی صاحب کی
 رہا کس صاحب
 "ظہر ہاں رہا ہے
 "نام پر
 "خیر ۔ عمران طویل سانس سے کہولا : "گرمب زباں مہ
 تابہ جو امیر دیکھ رہا ہے ۔
 پھر قیبت رو رہا رہا تھا ۔ اور پھر ڈی دیر بعد کہ ۔ گاڑی
 "نیکر سس کے کسے ڈ سے نکلی تھی اور مرن سے لپٹ کی
 رت رو ہوئی ۔
 مارت ۔ میں لگی یں سیج ر مرن گاڑی سے اڑ گیا اور یہ پہنچے

کے سے بھٹی رہا ۔ کشمال سے ۔
 رت کے دس بت ظہر باروڑے سے نریشی نظر آئی جس کا مطلب
 یہ تھا کہ سیال کھڑے رہے ۔ دیکھنے میں گیا ۔
 کس طرف کا راستہ مار رہی تے تے سے گزرا ۔
 حراق روڑے کے اب رہ گیا ۔ باروڑے سے تے ہاں اور ورت
 دو روں کی آرازی آمد ہی تھی ۔
 "مرن نے دس روں ۔ اس سے منے جو کچھ پوچھ کر ہی سے :
 "م روں کا سائنٹ
 "سے پد سے ! "مرے آوڑا اور دروڑہ کوں دیا گیا
 سائنٹ چھٹے پر ایک بڑا دیخ چڑھا برتا جس کا نہ دھن بہت
 گیلے آئے سے پد کو دیا گیا
 "ہائی ۔ حریک کھڑے دایر پر رہا ہے "مرن نے اصرار
 انہ اڑی عید سے جانے ۔
 "میں میرا کاجیہ ۔۔۔ جب مہا ۔ سسٹاں سے ظفر کی
 جھکا کر شریعے سے لگا "برہمن رہے ۔
 "ہوں ۔ ! فریو ۔ ہے بری مہم جوڑی ۔ اور مرے سے
 مرن کی داں لکلی عاقبت سے کسے کا مٹا کھیر کا کچھ
 "وہ ۔۔۔ وہ ۔۔۔ ہی دس آپ سے دسپے سے ۔
 طاقتے اور دی سے دے دے "سیال سے عربا طرف دیکھ کر کہا
 "کھوتے رہا ہر دیکھے کس میں گیا ؟
 "وہ سوئی میں طاقتے جڑا ہے پچھے سے سسٹاں !

"قاہری جی ہے "مرن نے ٹھنڈا سانس ۔ کر کہا ۔
 "آپ تو کہ نا کھٹے ہوئے "سیال نے چک کر پوچھا
 "میرے بھپڑا تے کے نا مرنش چوے ۔ رتور ہوٹیاں لا ہے ۔
 "کھٹے اٹھی !
 "ک کتا ہے ۔ "جورہ کھٹے لگاں دولا
 "پھر کیا کہی ۔ سیال سے گھورتے یا
 "ماس ہی یں کھانے گا ۔۔۔
 "یہ تو چرے کا ہے ۔ یں نا کو کھا سہ کھاؤں گا ۔۔۔
 کھا سہے نکالو کس کالٹ ۔ اس سے کھوتے دایر کے
 "ڈنٹ میں جیہ کروں گا ۔
 "جی نہیں اہی جو دیکھ آؤں گا کھوے رت ۔ آپ مجھے
 مرنش چوے رہا ہے ۔
 "رے صاحب ۔۔۔ ہاں ۔ وہ دس روٹی ۔۔۔ مرنش
 مرنش فون پر آپ کو پوچھ چکی ۔۔۔ سیال نے کہ
 اور مرن سرکھٹش سے کسست کے کمرے کی طرف میں پڑا ۔

دوستی سے کہ "اس کی گریبی تھی کہ کسی سے دروازے پر دستک
دی۔۔۔ شہر جو کیا ماحول میں لڑا اس سے درد زد کھلا۔
جیکین ملی اس کے ساتھ کھڑا تھا ۔۔۔
"میں ناچار"

”کہا وہ کارٹر پر ہنسنے لگا۔ . . .
 سب سے پہلے تو مجھے ریس دکھائی دیا
 ”تم دماغ پیچھے کرنا چاہو۔ . . .“
 ”راکے سے دوسری ہے۔ . . .“
 ”مجھے کس وجہ سے۔“

جادو ارضیں ہیں۔ - تاکہ کہے ہی پڑوں کے دعویٰ کو فوہ معصتر کر دی
سقی۔ !

”کیوں، کیا باب ہے،“ کھاڑیالے پوچھ کر اس سے پوچھا۔
 ”کسی نے اسے ابھی کبھی کوئی مار دی سیدھا جب“ وہ جھک کر اس

نہ سکتا ہے۔ اس سے بہتوں میں بددلی بھی

روشنی نے ہاتھ اٹھا کر بائیں جانب اشارہ کیا اور پاری بھی اسی سمت چلی گئی۔
 "ہاں۔۔۔ اب کبھی چلیں۔۔۔ یہ کیا بات ہوئی جس پر۔۔۔ روشنی نے
 کلاڈیا کو دھڑکڑا کر کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔"
 کچھ دیر چلنے کے بعد ہوں نے کھیت میں گئے کی تلاش دیکھی غفر
 بندوق سے پٹکوں کی طرح ادھر ادھر دوڑتا پھر رہا تھا۔
 پادری ایک جگہ خاموش کھڑا تھا۔ اس کی پستی پر سوس نظر آ رہی تھی۔
 "کیس کی تلاش میں پاگل کر رہا ہے۔" کلاڈیا سے پادری سے پوچھا۔
 "میں نہیں جانتا۔" پادری کے ہاتھ ہی جھلا رہے تھے۔
 پھر وہ روشنی کی طرف مڑا کر ہوا آتا سب بھی ہوا کا کیم ہنر وایس جاز
 کلاڈیا کو بھی سب کچھ لے جاؤ۔۔۔ کچھ مقامی لوگ چارے
 دشمن ہو گئے ہیں۔
 "صرف کلاڈیا ہی بس قادر۔۔۔ میں اسے اپنی خوش نصیبی سمجھوں گا۔
 اگر آپ بھی میرے ہمراہ چلیں۔۔۔" روشنی نے بڑے ادب سے کہا۔
 "میاں میری موجودگی ضروری ہے۔۔۔"
 "آپ کا یہ مزاح بہت ہی مزاحمت کرتا ہے۔۔۔ مقامی دی ہے
 میرا خیال ہے کہ یہ آپ کی عدم موجودگی میں بھی مفت ہوں سے پٹ
 سے لگا۔۔۔"
 "میں بھی نہیں بہت نہیں پھر سکتی پایا۔" کلاڈیا بولا۔
 "میں کتنا بول چکے اور تمام پریشان نہ کرو۔۔۔ جاؤ۔۔۔"
 کلاڈیا کے چہرے کی رنگت بدلتی ہوئی تھی۔ وہ کچھ کہنے ہی والی تھی۔

کروشنی نے اس کا ہاتھ دبا دیا۔۔۔
 پھر وہ دونوں حالت میں چٹ آئیں۔۔۔ کلاڈیا کے چہرے پر پردی
 چائنی تھی۔۔۔ روشنی نے اسے غور سے دیکھا اور میں۔۔۔ اس میں
 پریشان ہونے کا کیا بات ہے! چلو کچھ دن میرے ساتھ رہنا!
 "میں پاپا کرہنا نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔" وہ انہی کمرے۔۔۔ دیا گئے
 کزنظر کوئی ہے!"
 روشنی نے سوچا کہ ملان نام کی راہ پر تو گنگ ہی چکا ہے پھر کہیں نہ
 وہ کلاڈیا سے متعلق ہو جائے۔ اس نے کہا: "اچھا ات ہے۔۔۔ پٹے پایا
 کہ کہاں ایک جا کر تھا۔۔۔"
 پادری نے اس انکشاف پر حیرت سے آنکھیں میچاڑ دی تھیں اور
 اس کے چہرے پر پردی سی چھ گئی تھی۔۔۔ پھر مایا وہ خود کو سمجھا سکتی
 کوشش میں ہوا رہا تھا۔ "کلاڈیا۔۔۔" یہ تھا کہ وہ کی انتہا ہے!"
 اس کے بعد وہ نرس کی سی جی کے ساتھ روشنی کی طرف متوجہ ہو
 گیا۔
 "ہے نامعکے خیرات۔۔۔ کہاں ایک ہی اور ان کہاں ایک ضروری ہے"
 اس نے کہا۔
 "آپ اسے یہاں طلب کر سکتے ہیں قادر۔۔۔" میں اس کی تسلی کھولی
 دوں گا۔۔۔ میں نے ہی کلاڈیا کو بتایا تھا کہ وہ گنگ ہے!"
 "خیر یہ کوئی بہت بڑی سہرا تھی ہے میرے خلاف" دفعہ وہ
 خوف زدہ ہو کر "نہیں بولا" وہ میرے ان مقامی دشمنوں کا شریک کار
 ہی ہو سکتا ہے۔۔۔ اس سے مدد۔

پادری نے دونوں باتوں سے اپنا چہرہ چھپایا۔



"ظفر حشید اندامی بدوق نے چاندوں طرف دوڑتا پھر رہا تھا۔
 نامک وہ کرا۔۔۔ جس کے کھڑکے پوچھا رہا۔۔۔ پھر بائیں جانب مڑ
 کر پڑی۔۔۔ چپے لگا۔۔۔ ایسا لگا تھا جیسے اب وہ کسی خاص جگہ میں چاہتا
 ہو۔۔۔ عیسوں کا سلسلہ تم ہرے، ان رجسٹران شروع ہو گئی۔
 اب وہ دھڑنا ہوا چپے اتر رہا تھا۔!
 بدوق اب بھی اس کے ہاتھ میں تھی!۔۔۔ سطح زمین پر پونچھ کر
 وہ چہرے بائیں جانب مڑ۔۔۔
 یہاں چاروں طرف جھاڑیاں سی جھاڑیں تھیں کہیں کہیں
 لیکر کے درخت بھی نظر آتے تھے۔
 جھاڑیوں کے درمیان وہ ایک جگہ پر چل رہا تھا۔۔۔
 دفعہ گئی آواز پر چپک کر پیچھے مڑا۔
 داڑھی کوئی آجین والی ایک مڑوس نیل اپنے پیچھے گرد کے بادل
 لڑائی ہوئی اسی لگے مڑی پر آئے بڑھتی آ رہی تھی۔!
 ظفر اس کا راستہ روک کر کھڑا ہو گیا۔ کیونکہ سوار کے کاندھے پر
 سے رائس بھی نظر آ رہی تھی۔
 عجیب ڈراؤنے چپے کا آئی تھا۔۔۔ چوٹی ہوئی بھڑکی تاک کے

بچے اسی گنگی مڑ نہیں تھیں کہ وہ نہ غائب ہو گیا تھا۔
 ظفر نے بدوق سمیٹ کر لی۔۔۔!
 مڑوسا نہیں اس سے ایک گز کے نامے پر کی تھی۔
 "سب کو۔۔۔ یعنی کہ۔۔۔" جلدی تاک والا ہلکا ہوا۔۔۔
 "تو وہم تھے۔۔۔" ظفر دانت مسس کر بولا۔
 "جناب۔۔۔ جناب۔۔۔ میں تمہیں ملے ہو۔۔۔ آپ
 کو کیا تکلیف ہے۔۔۔ رستہ جھوڑیے!" جلدی تاک والا غور سے
 لہجہ میں بولا!
 "تم نے میرے کتے کو گولی ماری تھی۔۔۔"
 "کس سال کی بات کر رہے ہو؟"
 "ابھی کچھ دو پہلے کی بات ہے۔"
 "میں نے کسی چیز سے گولی ماری ہوگی آپ کے کتے کو۔۔۔"
 "میں نہیں جان سے اردوئی گا وہ نہ تازہ کیوں مارا میرے کتے کو!"
 "جہاں پرکشش میں ہوا یا تھیں۔۔۔ میں تو انہی سے بڑی طاقت اڈل
 کا شکار کرتا پھر رہا ہوں۔۔۔۔۔ چارہ میرے پیٹے میں بھی
 موجود رہی!"
 ظفر نے آگے بڑھ کر اس کی رائفل میں ہاتھ ڈال دیا۔۔۔ بسکین
 وہ اس کا ہاتھ پکڑنا نہ دیا۔ "میاں ہاتھ ڈاکو داکو ہو کر دوسری بات
 کرو۔۔۔ مری صب میں حرف ہیں روپے پھر سے یہ!"
 "میں حرف نہ دیکھا چاہتا ہوں۔ کہ یہ کسی دشمن کے ہے۔"
 "میرے چپاٹکڑ سے لائے تھے۔۔۔ دوسرے بالکل رائفل معلوم ہوں

ہے "ا" جلدی ہنگ دانی نے خوشی ہو کر کہا اور رائی کا ہاتھ سے اندر کے
 اسے دے دی۔
 نظر نے اسے دیکھا دانتی اور گئی تھی۔ اس کے پاس سے لفظ ایک
 ٹکڑے کش چاقو کے علاوہ اور کچھ بھی دیر نہ کر سکا۔
 "میں نے اسے دے دیا۔۔۔ وہ اس کا خاتمہ خشک کر دیا۔۔۔"
 "میں اپنے کتے کے قاتل کی تلاش میں ہوں۔۔۔ کیا تم مجھے کچھ مدد پائی
 موٹر سائیکل پر لے چلے گئے۔۔۔" "ا"
 "خود۔۔۔ خود۔۔۔ بیڑہ مار چکے!"
 وہ درولی دہان سے روانہ ہوئے اور نظر اسے ہاتھ لگا رہا کہ وہ گستا
 شانہ اور گھرائی کا کٹا تھا! اس نے یہ بھی بتایا کہ وہ قادر علی کے حام
 پر کام کرتا ہے۔۔۔
 موٹر سائیکل آگے بڑھتی رہی۔۔۔ پھر وہ ایک ایسی جگہ پر آ پہنچے
 جس کے پاس ایک طرف اونٹنے کھینچے ہوئے تھے اور دوسری طرف کئی کام ہزار
 تھا۔۔۔ مگر وہیں کوئی گھوڑا نہ تھا۔ وہاں ایک دھواں تھا۔
 "یہ پہلی گلی ہو رہی ہے!" اچنی نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا
 "اور صرف قریب پہلے مار کیا ہوں!"
 "ایک فرم یہاں ہالی ڈسٹ کیپ بنا رہی ہے۔۔۔" "ا"
 "اعمالی کی رقم معلوم ہوئی ہے۔۔۔ دھوکے آنا پسند کرے گا۔"
 "وہ دوسرا ایک سڑک بھی بنا رہا ہے جسے جو نیشنل ہائی وے سے
 ملائی جائے گی۔۔۔" "ا"
 "تب تو ٹھیک ہے۔۔۔" اچنی نے سر ہلا کر کہا!

کڑی کے بنے ہوئے کین کے قریب نظر نے موٹر سائیکل کو روکی۔۔۔ اور
 اچنی نے اس سے پوچھا "کیا بیان پینے کا پانی میں سے گا۔۔۔" "ا"
 "خود۔۔۔ خود۔۔۔ کھڑو۔۔۔ میں لانا ہوں۔"
 وہ اچنی کو دیکھ کر گھبرا کر کین کے اندر گیا۔
 یہاں ایک بوڑھا اور بیٹھین کرسی پر بیٹھا اخبار دیکھ رہا تھا۔ نظر پر
 نظر پڑتی ہی چل پڑا۔۔۔۔۔
 "یہ سب کیا ہو رہا ہے۔!" وہ اس کی طرف اخبار پڑھتا ہوا بولا۔
 "کل شام کا جلسہ! نظر نے اسے دیکھ کر کہا تھا!
 "ہاں۔۔۔ وہ انکوائس دی کہاں گئے۔۔۔" "ا" "تم نے کچھ سے
 وعدہ کیا تھا۔۔۔"
 "اس سلسلے میں تمہارا دل بدل رہی ہے چاہیے" نظر نے اسے
 گھورتے ہوئے کہا!
 "جگہ پر جتنا ہوں میرے ٹران کے ہونے کتے غیرت لڑی حرکت
 کے لئے کھینچا استعمال کئے گئے!"
 "دانا لیا ہ بند نہ کرو۔ ڈی ولس روڈ گولی اڑیں گا۔" عمر ہندوق
 بیدار کرتا ہوا بولا "تمہاری فاضلی تک کا پتہ نہ چلے گا۔"
 "اے۔۔۔ کیا تم مجھے بدلتے سمجھتے ہو۔" ڈی ولس سیدھا اس کی طرف
 بڑھتا ہوا بولا۔۔۔
 اور اچنی نے دیکھے سے عمر کی ہندوق پھین لی۔ اس نے حاکم
 اس سے لپٹ پڑا تھا۔۔۔ لیکن خوف ناک صورت دیکھ کر اچنی کا گھٹنا
 اس کے پیٹ پر لگا اور وہ کچھ تھپتھپاتا چلا گیا! پھر وہ لوٹ

داخل سے پیٹ واپس ہونے لگا۔۔۔ تم۔۔۔ تم۔۔۔ یہ کیا حرکت۔۔۔"
 "کچھ نہیں!" اچنی نے پوچھنا ہی نہیں کیا! "کچھ دیر پہلے ہی
 ہندوق سے لپٹے دھماکے ہوئے۔۔۔ اور اب اس طرف آدھی سے
 چھیڑ چھاڑ کی سوجھی ہے!"
 "ہندوق مجھے دو۔۔۔۔۔ وہ جان سے مار دوں گا!"
 "اب کہہ سے مارو گے۔۔۔ ہندوق تو میرے پاس ہے!" اچنی
 ہنس کر بولا۔
 "ہاں ہاں ہندوق واپس کر دو۔۔۔ وہ میرے ایک اشارے پر
 وہ فوراً ہندوق کی جوبین کام کر رہے ہیں تمہارا تہ بڑا کر دیکھ گئے!"
 "ارے آپ سے۔۔۔" "دعوت! اچنی نے خوف زدہ ہونے لگا تھا
 قریب ہی مذاق کر رہا تھا۔ ہندوق اور بچے پانی پڑا۔۔۔"
 "جیسے ہی وہ آئے دیکھا ہندوق کا کھداس کی وہ اپنی کبھی پر پڑا۔۔۔
 اس نے غصہ مٹا دیا۔۔۔ اس کے سامنے کھڑا تھا اور اس کے سامنے۔۔۔ اور وہ
 نے پوچھنا ہو کر گریا۔۔۔۔۔ اچنی نے ہندوق اس کے قریب ہی ڈال دیا اور
 ڈی ولس بولا! "تم خطرے میں ہو۔ فوراً یہاں سے نکل چلو!"
 "تو۔۔۔" "میں ہی۔۔۔ اور حال پہنچا ہی گئی ہے۔۔۔"
 "لیکن۔۔۔" "ڈی ولس بولا۔۔۔"
 "لیکن صورت سے بیٹھ گئے ہیں۔۔۔ اس کی پروہ ہو کر۔۔۔
 فی الحال جان بچنے کی سوچو۔۔۔ صوبہ رانی کے بند یہ دیکھیں رہ رہ
 زچہ ڈال گئے جب کہ شاید یہیں ہی دھوکے میں رکھا گیا تھا!"
 "وہ نکل دھوکے میں رکھا گیا تھا۔۔۔" "ا"

"یقین پھر کریں گے چلو۔۔۔۔۔"
 ڈی ولس نے سوس نظر کی طرف دیکھا۔۔۔ "ا"
 "ایک گھنٹے سے پہلے پوچھ ہی آئے گا۔" "اچنی نے اس کا ہاتھ
 پکڑنے سے روک دیا اور وہ دونوں باہر آئے۔
 موٹر سائیکل روانہ ہوئی۔ کسی نے آنکھ اٹھی کہ اس کی طرف دیکھا ہی
 نہیں۔ سب بے اپنے کام میں مشغول رہے۔
 اوپے نیچے راستوں سے گزر کر ہائی وے تک پہنچنے ہی فوریاً
 پھر وہ منٹ گئے تھے۔
 "تم مجھے کہاں سے جا رہے ہو دوست۔!"
 "تمہارے گھر تو ہرگز نہیں آ جاؤں گا۔ کیونکہ سارے کسٹنٹ
 پر بھی کل قاتلانہ حملہ ہو چکا ہے۔۔۔"
 "ہاں۔۔۔ نہیں۔"
 "یعنی کرو۔۔۔ نہارے نئے حاکم دیو سے یہ حرکت کی گئی۔"
 "دیکھو۔۔۔ دیکھو۔۔۔ کیا وہ مر گیا۔۔۔"
 "میں زندہ ہے۔۔۔" "خبر پینے کی کھانے باز پر لگا ہوا۔"
 "میرے۔۔۔" "سب کیا تو وہ ہے۔۔۔۔۔" "م کوٹ ہوا"
 "میں نے پیسے نہیں کبھی نہیں دیکھا۔۔۔ لیکن اور۔۔۔"
 "تم نے مجھے سٹو کال میں دیکھا تھا ڈی ولس۔!"
 "اے خدا! وہ۔۔۔ یہ۔۔۔" "م۔۔۔" "م۔۔۔" "م۔۔۔" "م۔۔۔"
 "میں کی نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔" "م۔۔۔" "م۔۔۔" "م۔۔۔" "م۔۔۔"
 "کیوں کہتے ہو۔۔۔!"

تھنا چھ... تم نے شراب ترک کر دی ہے...
 مران حلقہ پوچھا!
 "اب میری شہرت کو روک لگا۔" ڈیٹی نے سیدھے قہقہے اچھڑی کہا
 "کیوں؟" کیا اسی لئے کہ میں نے پوچھا ہے؟
 "نہیں، اس لئے کہ میں نے ایک بہت بڑے فراڈ آدمی کے ہاتھ
 سے شراب ترک کر دی تھی۔"
 "تمہارا اشارہ غالباً غلامی کی طرف ہے۔"
 "اور تو تم سب کچھ جانتے ہو۔"
 "صرف اسی مذہب کا نشانہ... کو تم پادریوں کی صحبت میں ہے
 لگے ہو۔"
 "میں نہیں بتاؤں گا۔ حسب کچھ اہلکار سے متاثر ہو گا۔"



روشنی کا لڑکا اپنے حلقہ لائی تھی۔ اسی وقت رات کے کس بے تھے
 اور کلاؤں بہت زیادہ پریشان دکھائی دیتی تھی۔ روشنی کے استفسار
 پر اس نے کہا۔
 "میں پاپا کے لئے پریشان ہوں... شام سے کئی ماروں کر چل پڑا لیکن یہ
 جواب قہقہے وہ فارم پر جو وہی ہیں! پھر میں آتا کیا کروں؟"
 "جسکے ہے! وہ کہیں چلے گئے ہوں۔ آخر اس میں

پریشان لڑکا بہت ہے۔ "روشنی نے اس کا شانہ چمک کر کہا۔
 "بہ تم سوچاؤ۔"
 کلاؤں نے حوڑی دیر تک کچھ سوچتی رہی... پھر دو صوفے کر کے بی
 چلی گئی!
 روشنی کو حلقوں کا اشتہار تھا!... اس نے فون پر اس سے کہا تھا کہ
 وہ رات کو کچھ وقت اسی کے گھر آئے گا۔
 حلقے میں اس نے پھر حلقوں کے خبر لگ گئے... لیکن سلیمن
 سے جواب ملا "ابن کا قہر وہ نہ لگے گا۔ نہیں، کہیں اور سے آپ کو
 فون کیا ہوگا۔ اگر آئے تو بتا دوں گا۔"
 روشنی... ریسپر ریکر صوفے پر آ بیٹھی... وہ سوچ رہی تھی کہ
 مران بقیہ طرہ پر نظر کے کچھ لگ گیا ہوگا کیونکہ جب یہاں اس کی کان سے تھی
 تو اس نے اسی کو لکھ کے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا! ظاہر ہے کہ مران
 اس دوران میں خود اس کی نقل و حرکت سے ہی پوری طرح واقف رہا ہوگا تب
 ہی تو اس نے سے غصے کے سر پر ہون کی تھا۔ وہ جوسکا ہے اس نے
 کا اختتام بھی اسی کے ہاتھوں ہوا ہو...!
 مران پ تو اسے حلقوں کا نظارہ کرنا ہی تھا! اپنا تک سے لڑا
 کو حلقوں نے کچھ رات اسی سے ڈی ڈس کے دسے تپ پوچھا تھا کہ وہ ہی
 فارم پر جو وہی ہیں۔ آؤ غرضی دسے... کیلئے... اسے
 وصیان نہیں رہا تھا کہ باتوں، تو میں کلاؤں ہی سے ڈی کے... اسے
 کچھ معلوم کرنے کی کوشش کرتی۔
 اپنا تک کہنے لے اب سے گھنٹہ بیٹا... اس وقت غلیظ میں ان

تیرے بچے جیسی صدمہ ہوا کہ تم مران کی دانتہ...
 "راشتہ کی تیرے دہل دیوں کی ہوتی ہیں۔" مران بہت گڑب
 "اے ہے اور تم کاں حلقوں لکھیں و کر میری زندگی میں کلاؤں کو نہ تھا بھی نہ
 لگا سکے۔" میں نے فارم کو تھپاری اعلیت سے کا دیا ہے؟"
 "نار۔ چہ!۔ وہ بے بارہ خود میرے با حلقوں میں کھوٹا ہے
 میں وقت چاہوں اسے ایک چوڑی کی طرح مسل کر دکھ دوں۔ کچھ رات
 تم نے فارم پر اس کی کالہ ریسپر کی تھی۔"
 "اپنے پیچھے کی۔"
 "اور تم اس سے پیر میں گھنٹہ کو رہی تھیں... لیکن تھارا
 پیچھے بریز گئیں جا تا۔"
 اپنا تک ایسی آؤ نہ آئی جسے کسی نے دوسرے کا بوٹ چڑھا
 ہو... حلقہ قہقہہ دروازہ ہوتی نہ بھول گئی تھی۔ پھر جسے ہی
 وہ تیرے ٹینگ روم کے دروازے کی طرف مڑ... نصیحتیں پائی
 ہوگی... اس کے سب سے وہی بھاری مالک اور گھنی ہنجر رہا جو وہ
 تھا جس نے ان کے کسب کی معرفت اس کی پائل کی بکڑی کر ہی
 نکالے گاتھی۔
 اپنے ہاتھ پر ہاتھ... در گئی ماروں گا... اور اور
 میں تم سا ٹینگ روم کی رہے ہو گئے۔"
 "وہ تو یہ دیکھ رہا ہوں؟" صدف مالک داسے نے کہا بدھین آخر
 تم چوڑی گھنٹوں میں مجھے کتنی بار لگن اور لگے
 "میں کہتا ہوں ہاتھ اور ہاتھ لڑ۔" حلقہ خیر... اسے

دو فون کے علاوہ ان کوئی سوجہ نہیں تھا۔ روشنی نے حلقہ کو بھی چٹ
 دے دی تھی۔
 وہ ڈرائیونگ روم سے صدف دروازے پر آئی۔ اور بوٹ کر کر
 دروازہ کھولا
 لیکن اسے وہاں نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ وہ اسے بڑی بیرون
 سے اعلیت ہوا اور گھٹس تھا۔
 "تم۔" روشنی حلقوں... گئے... حلقہ لکھن سپاٹا تھا
 لیکن اسی وقت وہ حلقہ کے دھپ میں نہیں تھا۔ چہ سے کا ایک حلقہ
 مترم مٹا تھا۔
 حلقہ کے تقریبی ریز اور تھا اور اس کا ٹینگ روشنی کی طرف
 تھا...
 "پیر... کس بیٹہ کر... تیرے گئے!" وہ روم کو خیمش
 دے کر ہوا...
 روشنی دروازے کی طرف مڑتی ہوئی... اور حلقہ میں رکھ و
 اس کے سر بھی... میں برکتی تھی۔
 میں کے پیچھے بے پردائی کا مذاق تھا۔ وہ ڈرائیونگ روم
 میں آئے...
 میں کچھ ہوا اسے حسب میں رکھو۔ روشنی سے حسب
 بچے میں کہا
 "مران کہاں ہے! اس مالک کے پیچھے میں سفاکی تھی۔"
 "میں نہیں جانتی"

’بہت چھپا ہے۔ چارے طریقے۔ روشنی سے منکر ہے۔ عمر اس کی
’بڑی سیہ‘ ’مکرنا سے اکس سے زیادہ اور لون خالص ہوسکتا

”برید ہی یہ“ فرمکتا ہے اکس سے زیادہ اور چون حافظ ہوسکتا

”تم کہت ہو!“ وہ مسکراتے ہوئے پوچھا اور میں نے کہا: ”اور میرے“

مجھے یوں پڑا ہے کہ ۔

”قربی کوہوں سے نے جانے دے کو تم سے محبت تو یہی جو سنی“
 ”میں نے یہاں سے ملتا ہوں کہ یہی جو سنی“

”جلیک مسٹر ہیں۔ تم سے کب حق مرے کہ غور وں گا۔“

”یہ مرد وہ اس ملک کے بکریں کا۔۔۔ دھنی ہو

”خداوند جانم سپرد بحولِ جبر“ ، رند کے لئے سنی سچ کی ضرورت

بس ماکر تے سرور وادی ہی مانی ہر گئی ہے ۔۔۔ پچھدی تاکہ لایے

$\frac{d}{dt} \left(\frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$

”اصل کو اپنے ذکر سے“

”کب بکری ہے ...“ غصہ بیڑہ مڑ گھڑ ہر گاہ ۔

”بیچہ جہاں در در مہر و منت بھی نہ پہچانی پاسے گ۔ مہر ے چاہہ ہر حق

کے گز سے سے بھی زار، سخت ہیں !"

”دستور سے کیا مطلب حسن سے ٹٹھی کے دی گئے سرحد کا تھا“

۱۰ ادھر ۔ دو کتب حضرت کے سے مجھ ۔ ۱۱

”جی ہاں غلام اللہ صاحب! دید، ڈی، اور گیمپر ٹس وقت

”خوبصورتی ہی ناکمل ہے کہ تم ان بیماریوں کو ختم کر دے گے تو پھر

۱۔ نظریہ پاپ سے ۔

”اچھی بات ہے، اس طرح“ کے پڑھ کر وردہ نے اسے ک غریب مڑا۔

راہوں میں اچھی سی کے پیچھے تھا۔۔۔ اچانک ٹھہر کر اس

۱۰۱ - لیست پڑا

لوڈیا ردار سے کے پاس سے جا کر رگشی کے پاس پہنچے

تہذیبی

”جہاں پر حبيب کہا جو روح ہے“ دو حرف ہر دو پہلے کی حرفی۔

”فکر نہ کرو۔۔۔ فطرت کی فطرتی شکل یہی ہے۔“

محمدی ناک م سے نے فہر کر کمر پر لاد رہے ہیں۔

پرسور خیمہ ہوں یہ ہے ہمیں کا مر لائی۔ کئے دے رہا تھا۔

”مجھے ڈر لگ رہا ہے“ کل ڈپانے سرگرمی کی !...

چلو... ہم دوسرے کمرے میں چلیں !

”ہر روزی کون ہے“

دوستو!۔۔۔ درستی نے کس کا ہاتھ بکڑ کر دے مارے کی طرف

رہ سکتے ہو گئے کیا۔

دو سے مل کر ہے میں لاف جہاں اس کے سوسے کا انتظام کیا ہے

”مجھے تاؤ۔ یہ مس کا ہر باب ہے۔“

”میں خود سہا جاتی... لیکن ان مردوں کی گفتگو سے اندر رہ

موتور سے کہہ رہا تھا کہ اپنی گینے سے مسئلہ کو حل کر رہے ہیں۔“

”تو کی تو کی“

ہیں کہ کتوں کوڑیوں کرسلہ میں میرا بچہ ۲ مہینے تک میں مقصد سے نہ دے
ہوئی ہے ۶

”خدا یا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ ہماری حقیقت کب سے نکال دے
 زیادہ نہیں“

”میں بھی حقیقت کو چاہتا ہوں
”اگر کسی نے اس کا کاروبار کرے“

”میں بھی جانتا۔“

• موسیٰ علیہ السلام نے کہ گمشدہ ہو کر ایک
 کوڑی تپتی آدی ہو۔ آخر تمہیں کس مجھوری نے کسی کا آئہ کا رہنما دیا۔ ا

”خوف دولت کی ہو کہ سب سے بڑی ضروری نہیں ہے !“
”تو پھر۔۔۔ وہ سے غور سے دیکھیں ہو لڑائی !“

”ایک مینک! پہلے اس نے مجھے ایک میل کیا اور پھر مجھ سے کئی اور دوسرے لوگوں کو ایک میل کراتا رہا ہے۔ قادر سبیل بھی ان میں

شامل ہے ۔ اکثر سوچتے ہو کہ اعلیٰ شریف اور یک ستر سوی کو خرد
مزدادہ بن مغلط میں الہا یا گی ہے ۔۔۔

”تم سے اس کے کئی رقم شیخی ہے۔“

کے دل کو اپنا غلام بناتا ہے۔۔۔ تاکہ اس سے حق کے میسر کے حقائق
میں کام کرتا رہے۔ مجھے دلچسپی میں عادل بیلی کے بار بار پر ایک زبرد

۴۰ "پرٹی عجیب باب ہے۔۔۔ بھلا کس کا کیا مقصد ہے!"

تیرے سچے ایک لکھس درخشاں اور چمکاتے ہیں۔۔۔ پھر یہ ہیں اپنی
کہانی نثر و حدیث سے سناؤں گا۔ ۱۰

وہ پھر اس کے لئے شربِ افہامیئے بھی ... ہمارے دوسری

سے دیکھے مہر اٹھا اردو بارہ گلا سے کہ کلمہ اس کا مسکریہ دایا اللہ
چرخ چوڑے گھونٹا بنے گی۔

پھر کھڑی دیر بعد بھرتی ہوا اور ایک بولا نے یوں کہا کہ چلے لا باس
ہے کہ گھر اس کا پیلا غلط تھا جس میں اگے سے میرے ایک ایسے راز

کا ذکر کیا تھا جس کے افشاں ہو جانے پر یہی حالت فوراً برپا ہو گیا ۔۔۔۔

اسی طرح اس نے مجھے خبر دے کر دیا کہ میں اس کے سٹے مقام کو دوں ، ۔ اور

یہ کام زیادہ تر مدرسوں کو چیک مل کر کے اعلیٰ سے کارآمد ہے۔
تھا۔۔۔۔۔

سے بھی کام کر سہ رہے۔

ایں کرنا چڑ تھا۔۔۔؟ فارم کے قریب ہی ٹیلوں کے درمیان وہ کیس

دل کے عجب کراں ہے جس کی مری میرے سپر ہے۔ ایک مرد
فرم چاقو گناہے جس کا سب سے بڑا حصہ داری خود بولی اور دوسرے

اسی جی سٹ م ہے ... میر خیال ہے کہ نادر پہلی شخص اسی لئے

یہ ایک نیا ہیرو ہے کہ اس کے نام کے ساتھ ہر ایک کے دل میں ایک نیا ہیرو ہے۔

اور کتب کی خرید و بیع کا انتظام کرتا تھا۔ ڈپٹی انسپکٹر کی عمر لی بیس سے وہابی
 مقرر کیا گیا تھا۔ اسی دوران میں وہ مراد آباد میں رہتے رہے۔ یہاں ہی ان کی کشتی

کوتاہ کا تھا کہ ہم سب ایک نیک مقصد کے حصوں کے لئے ایک مہل کے لئے

خبروں کو اعلیٰ پائے پر فائدہ پہنچنے کا اسکاں ہو سکا تھا۔ مجھ سے کہا
تھا کہ علیٰ ترست با فائزہ کے پہنچنے کا بہت ہی دور ہے ثابت ہو رہا ہے۔

اور میں نے دیکھا بھی کہ ہندی غلوں میں ان کتب کے وضع میں سارے ملک میں
ہر لمحہ حرور و بی بی نے نہیں سمجھتا تھا کہ وہ غلطی غیر معمولی کام کر رہا ہے۔

درد و اسهال سبب کی ہتھکھیں مکلیں جب کی مسس سرکاری دھوبو کے
خائب ہو جائے کہ عر فارت میں شائع ہوئی . . . عاوری پوری اس

ہارٹ ایک لڑکا ہے۔
 "اب وہ مکمل ماس ہو گیا۔" خاتم پر موجود نشیں ہیں۔

”میں نہیں مانتا۔“ اچھڑا کر دیکھ رہی تھی۔ مجھے مارم پر رہنے کی ہدایت اس نے بھی دی تھی کہ یہ فادر ہیل کی دیکھ بھال بھی

موت ہو،۔۔ کہیں وہ اور یہی حلقہ حرکت نہ کر بیٹھے جس سے قبل از وقت ہی بجائے پھوٹ جانے!

”کیسا مڑا۔“ عدت اسے گھورتی ہوئی ہوئی۔
”اس کے پرے میں بھی میں کچھ بیس جا سکتا۔“

”تبدوے جان سے یہ ذلعتا تب نہیں ہوتا کہ تم سے محض ایک
چے کام کی حیثیت سے دیکھے رہے جو گیزنگ ڈیج کے کسٹمٹ

پہر علیہ تہی لے کر آیا تھا۔ اگر وہ ایک مقصد رکھتے والا کام لیتا تو کس

"جیسی سبب باغی کی وجہ سے یہی جھگڑا درپردہ کی طرح۔۔۔ ایسی کن میں

ہے، یہ کہ چکا ہوں کہ اپنے میزز کے انشا پر خوب کڑی تنقید دیں اور
بھی اس کے لئے بارہوں اسرار کے بدلے "۔

تو اپنی جیسے آدم سے مرثب کیونکر ترک کرتی تھی۔
 یہ کام قادرِ بلی کے سپرد کی گئی تھی۔ بعد ازاں اس شخص نے چھوڑ دی

”جیسا کہ میں نے پہلے ہی ان کو سبک کا حال - یہاں تک کہ میں نے -“

”خاور بلی کو رنے کیڑا مگر بیگ میل کیا تھا۔“

اگر میں نے فارسی کا رتھا ہر گز نہیں کیا تو آپ بھی طر کرنا پڑے گا۔
 وہ عرب کی شاعری دیکھتا ہر مکر اور ملا۔ میں نے کے بارے میں

میرے درجہ ایک میل ہوا ہے۔۔۔ یقیناً روڈ کو آسمان پر بھی بھج سے

مسیح کا کوئی دشمن نہیں کہہ سکتی، اس لئے اس سرورِ دو کی سے
تغایب کی راہ میں پڑے گی کہ کس نے مجھ جیسے دن کو آمد کار ہوا۔

اور ہاں وہ آدمی بھی بہت چالاک معلوم ہوتا ہے جس نے مہینے کی محنت

”تم یقیناً بہت دیر آؤی ہو۔“

یہ سزا کا سہرہ سچے حساب سے کرے اور

وہیں رہ گئی۔ اس کا قصہ، ڈیویڈ ہارپر نے...

[illegible]

بہتر علاقہ دھاتی ہے۔ بے مرچ پاک درخت ہے۔ جس سے
مٹی بارگشت کی ہے کہ اسے مار ڈالیں کیا ہی نہیں ہوئی ۔
علاقہ کا عرضہ کیا ہے ۔

”حبیب بھی ملتا ہے۔ کسی مگر عیب کرتا ہے۔“
 ”اے عوام! سستی خطا کے مستند ہیں۔ تم سے کہیں نہیں۔ کہیں کوئی حبیب
 مجھے اس کا وعدہ دیتا ہے۔“
 ”وہ کوئی سفاک آدمی ہے۔“

”ہیں مگر غزلِ ملک سے شوقِ رگبت ہے ایسا ہے ملکِ چربہ میں
 نے ملک میں دیکھی، مگر وہ کہ کسی نکلیں جی سبکس جے پادشاہی طاقت
 رکھتے ہے ایک بار میں اس سے پہلے پڑا تھا بیکر کس نے مجھے ملنے
 کہ عرصہ چھل چھلکا
 ”تو میرے ان افسانے دیکھ کہ ابرائی کے لئے کیا جاسکے۔“

ہر تار رنگ ہر کمر کہیں ان آدھوں کے نام اور سپتہ نگہ دوں ہر
 اندر سے ایک بل کئے گئے ہیں ہوسکے ہے اس قسم کا کوئی کام
 کیا یہ ہے کہ ایک کے دگر کو پیانہ چوند

”میں اس قسم کے رشتے سے کہ نہیں سارے نکاحات پیدا ہوئے
ورنہ سے شے نکلی
”لیکن میرے توسط سے کسی کو کوئی جس سزا ہو رہی ہو سکتا“

تخلیق کرنے، اور نام لکھوئے جس سبب دی حیثیت رکھتے تھے۔ ان

مکالمہ میں تو رسد سے میرے گلے کھسک پڑے۔ "عورت نے
کوئی چہا"۔
"نہیں شکر۔۔۔ ہم کبھی ہر جا کے گھر کی کھینچتے ہیں۔"

گوئی گئی جس سینے کا درختی عزت و شہر سمیٹ زندہ
سکھ گئے۔

رکھ چاہئے جس کے رشتہ کے لئے محمد اس درجہ میں پہلے
اور دوسروں کے رشتہ میں نہ جگہ سے معلوم کر سکیں گے۔
یہ بھی کسی کے رشتہ میں نہ ہو سکتا ہے۔

حک پے میں کہ! اور اٹھ کر چل گئی۔ . . مرہ پھس

مقتل کرو یا گی ہا

ایمانکے مددگار کی آنکھیں کھلی گئی کونھی باہر سے مسلسل گھنٹی بجا رہی تھی۔
... مقررہ وقت پر اس سے چشمکارا ہونے کے بعد بمشکل تمام ڈیوڑھی کھینچ کر
مٹی پر گر۔۔۔ اس وقت ٹھانڈی رات کے تین بج رہی تھی۔

دوستی ہے جیسے کے پنجے سے رسول نکلا، اور بڑی اہمیت ہے
 ضرور اترے کی طرف بھی !
 کہن ہے ... " درود کے کے قرب میں چنچ کر کس نے سفت

میں ہوں۔ میری سگی ۔ " باپ سے نادر سنی کا اور سنی

[illegible]

”کہانتا ہے صند قادر۔ مُرد خستے۔“
”ایں۔۔۔ ہاں۔۔۔ لنگ۔۔۔ غلاماں کا ہے۔“
”آرم سے مری ہے۔۔۔“

وہ سے شفت کے کرے میں لاں ۔۔ اور ہر دو چوبیس ایک سو ست
 میں ایک کے لئے کافی تیار کر دوں گی ۔۔۔ یہ بہت زیادہ پریشان اور
 نکلے ہوئے معلوم کرنے میں ۔۔۔

در اصل ایک ہی ہے۔ ایک منہ ہے۔۔۔۔۔

”نگ کی مضطرب۔“
 ”خانہ کے ممالکوں کے پختوں میں۔۔۔“
 ”نگ۔ کیا۔۔۔“ جس کی بی بی کو، نگ کی سہیلی تھیں۔

حضرت کا اہلکار رہی بلکہ اسے خوف کی شدت بھی سے بھر گیا حالانکہ
 تھا پھر ہزار آسمان کی آنکھیں بند ہوتی گئیں اور وہ صرختے
 ملا علی گڑھ کی طرف۔

کی کڑکٹس کرنے لگا۔ . . پیدرہ پائیکس مٹ بھد بادی نے دیر بے
سبکچیں غول نہیں ۔
پوری طرح بخشش ہے۔ " اے کے بھد کس نے طر کی کسان شروع کی کہ

”وہ مجھے غیب میں کہہ سکے دیال سے نکلتا۔ ہر آدمی سے اس کا ایک
 پیار و درد راستہ ہوتا ہے جس کا اخلاقی سے مراد خوش و رکھ
 نکلتا ہے۔ ہر پتھر کوٹ میں سب جان کے لئے تو اس کا علم ہی ہوتا ہو

... پہر حال سے یوں کہ میرے سپرد کیا کہیں کہیں

اس کی شراب دہی رکھ رہی تھی۔ وہ آدمی حانہ وہاں کا ٹریڈر ہے۔
 میں اس پر کامیاب ہو گیا۔ دھڑلہ سے جی فاصلے پر غفلت نے چن ڈھے
 کوپ غمر کر کے اس کو کھینچا دیا۔ وہیں اس کو دھڑلہ سے ڈپا دیا۔ اس نے کوئی
 کی ٹریڈنگ کا کام بھی کبھی شروع نہ کیا۔ اس کے کچھ گھنٹوں میں ہی اس کی
 بنا پر کچھ ٹریڈنگ کا کام شروع ہو گیا۔ اس کی اپنی بہترین تربیت کا مظاہرہ کرنے
 میں "گلبرگ" نے کچھ سے کی غارتگری کرتے ہوئے برٹش کی سٹیٹ کے سے ٹریڈنگ کے
 جاسے میں۔۔۔

لیکن۔۔۔ یہ سب خدا۔۔۔
 اس سے غارتگری ہو کر اپنا چہرہ ہاتھوں سے ڈھانپ لیا۔۔۔ کلاڈیا
 حرف دروہا سے اس کی طرف دیکھے جا رہی تھی کچھ دیر بعد وہ اپنے
 بھرتی مرنے آ رہی تھی۔ اگر وہ پورے کے ہاتھ لگ گیا ہے تو میرا وہ راز
 بھی اگل دے گا۔۔۔۔۔ درجی میں سے ہے نہ نہیں۔ اس سے پتے
 ہی مر جانے لگا۔۔۔۔۔ میرا جان ہے کہ وہ کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔ تک نہ چوبی مر گیا
 ۔۔۔۔۔ سے جہاں سے ہر ایک دوست سے گیا ہے۔

"اگر میں حانہ کو اس سے اپنے غارتگری بات کر سکتی ہوں۔ اور وہ
 ہے کہ وہ۔۔۔۔۔ دوسرا گواہ ہے کہ اس نے کشتہ کر دے۔۔۔۔۔ اسی صورت میں
 آپ کا وہ راز بھی محفوظ رہ سکتا ہے۔"
 "نہ۔۔۔۔۔ میں تیار ہوں۔ ہاں تیار ہوں۔"
 بات طے ہو گئی اور وہی سے غارتگری کے دہے ہوئے مختلف افراد پر
 اس سے رہنے لگا۔۔۔۔۔ اس نے کشتہ شروع کر دیا۔۔۔۔۔ اور وہ جلد کاسٹی
 ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ ٹاکیڈا کی کشتہ دھڑلہ نے کہا!

"کس وقت فادر کو آدم سے ملا۔۔۔۔۔ میں بن اچھڑا ہوں گی اس کی
 اس میں حانہ میں اب وہی رو کے رکھتے۔۔۔۔۔ اگر اس کے ہونے زندگی
 کی ضمانت نہ دی جائے گی۔"
 وہی سوجھ بوجھ کرنے ہی رہتی تھی اس کے طبع میں داخل ہوا۔۔۔۔۔
 پوری کی حالت اتنی تھی۔۔۔۔۔ اس کے غارتگری کو صرف یہ ہی معلوم ہو سکتا تھا کہ
 نے اس کے دروہا کو ہٹا کر دھڑلہ رکھا تھا اور اس نے اس کے پاس ہر کام چھوڑ
 رکھے تھے اس کے متعدد سے عذر، درجی لاٹم تھا۔۔۔۔۔ اس کے متعلق بھی نہ
 ہی نہ سکا تھا۔۔۔۔۔ درجی کو پہلے تا جگہ۔۔۔۔۔

درجی نے غارتگری کو پہلے ہی سمجھا رہا تھا کہ وہ اس کے ذاتی راز کے بارے
 میں کوئی گفتگو نہ کرے جس کی بنا پر وہ ایک مل گیا گیا ہے۔
 اب تاؤ میں اس شخص کا چاروں راز پتہ کر کے اس نے یہ تو کچھ بات
 ہی نہیں۔۔۔۔۔ غارتگری نے بعد میں مدخل سے کہا۔ اس وقت کشتہ کے کرے
 میں صرف ہی درجی کے۔

"غلط کیا۔۔۔۔۔ اور وہی نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔
 "لیکن۔۔۔۔۔ وہ جہاں کے سرور کو دیا گیا ہے۔۔۔۔۔"
 "وہ غارتگری تاکہ ہو۔۔۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں میں دھندلی ہوئی مسکرائی
 تم جو غارتگری رہا۔۔۔۔۔ کھلو سکتے۔۔۔۔۔ کچھ ایسا ہی نہ چپ ہے اس کا
 ۔۔۔۔۔ میرا حال اب تم کیا کر رہے۔
 "غلط کر رہے ہو کہ وہاں جانے گا۔"
 "کے مطلب۔"
 "اصل بھروسہ ہوئی اہل ہے۔۔۔۔۔ جس نے اس کے توجہ سے

جیسا کہ پہلے ہی جیسے کہ اور اس میں کوئی جگہ مل کر کے اپنے سمجھ رہی
 کیا تھا۔۔۔۔۔
 "اگر۔۔۔۔۔ افریقہ۔۔۔۔۔ کیا وہ اکیسویں صدی میں گئے۔۔۔۔۔"
 "نہیں۔۔۔۔۔ جو لوگ غارتگری کے شروع ہونے میں ان میں سے کوئی بھی
 ان کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔۔۔۔۔ دیکھتے نظر۔۔۔۔۔ ہماری غارتگری سے
 طرح وہ کر کے لگا ہے۔۔۔۔۔ کاشکے میں اسے۔
 "جو کچھ بھی کہنے چاہے۔۔۔۔۔ اسے تم اپنی رہائی پر ملاؤ۔
 بھی بہتر ہے۔۔۔۔۔ دروہا گدی ہو جائے گی۔"
 "اور یہ۔۔۔۔۔ غارتگری نے کسی حق پرے کے سے انداز میں مرکوز رہے
 جنم شری۔"

"میں۔۔۔۔۔ تو غارتگری کو دیکھنے کا مطلب تو کہ اس کے ساتھ ہال
 کا کمرہ بنا جائے گا۔۔۔۔۔"
 "کی حرقہ ہے۔۔۔۔۔ جب کہ وہ خود ہی دروہا نہیں رہا جب
 ۔۔۔۔۔ جس پر اس کی ماہر اسے ایک مل گیا ہے اس کے حاضر ہونے
 پر روت کر ترجیح دیتا ہے۔ اچھا۔۔۔۔۔ اب تم دوں باب میں کو پتے
 یہاں سے کھلاؤ۔۔۔۔۔ دروہا نور میں کسی ڈی میسٹری
 بڑی۔۔۔۔۔
 "میں یہ بھی بات رہی۔۔۔۔۔"
 "جو کچھ بھی یہ فیصلہ چھوڑ دو۔۔۔۔۔ دیکھتے تہا۔۔۔۔۔
 کھلی ہوئی بہتر ہوگی۔۔۔۔۔ میں بھی ان کے ساتھ ہی فارم پر چلی
 گا۔۔۔۔۔"

"میں کیا ہے۔۔۔۔۔"
 "تاروہا ہر ایک چیزوں کے لئے یہ سید ہوتا ہے۔۔۔۔۔ بیکے کا فوٹ
 کی شق۔"
 "اس حتم کر دیا اس۔۔۔۔۔ اگر یہ درجی برقی نہیں اس پر
 تاروہا کرنے کی کشتہ کر دے۔۔۔۔۔
 "یہ درجی ہے۔۔۔۔۔ متی جلدی ملے ہوئے۔۔۔۔۔ دروہا جو
 حانہ میں سے۔۔۔۔۔ "غارتگری نے کہا۔۔۔۔۔ دروہا نے اس کی طرف بڑھ گئی
 ۔۔۔۔۔ دھڑلہ کر رہی تھی پر چھنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ لیکن چھوڑا کمال تھا
 تھا ہے۔
 ساڑھے لگے تک ان کی دھڑلہ ہم کی طرف ہو سکتی تھی۔۔۔۔۔ درجی
 نے سوچا یہی گاڑی بھی لے جاتی چاہئے۔۔۔۔۔ اس کی دست کیسے مانت سے
 دو چار پنا پڑے۔۔۔۔۔ پوری آتش دہن ڈھانچا تھا کلاڈیا کی گاڑی
 میں تھی۔۔۔۔۔ درجی نے اپنی گاڑی سمجھا
 غارتگری دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ دروہا پر پہنچ گئے۔۔۔۔۔ چاروں طرف مسکراتا
 غارتگری ہاتھوں میں حسب معمول ہے۔۔۔۔۔ اس کی نگاہوں نے
 تھے۔
 پوری سے دم سا ہو کر رہے گی ایک آدم کر کے میں گر گیا تھا
 ۔۔۔۔۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔۔۔۔۔ اس کے ہاتھوں میں دھڑلہ کی طرح
 چل رہی تھی۔
 درجی بھی اس کے قریب ہی بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ غارتگری دروہا پوری نے
 آنکھیں کھول کر درجی کو زمین پر پانی مانگا!

میں نے انہیں سچی بات بتادی تھی! جو کچھ بھی ہوتا رہا ہے
اس کی ذمہ داری مجھ پر نہیں! تم ابھی تک یہی سمجھتے رہے ہو کہ تم
میرے آٹھ کارہو لیکن یہ غلط ہے وہ کل ڈری ہے
کہ جس نے سب سے پہلے مجھے بیک میں کر کے نہ دوڑوں کو ٹیک کر کے
پر کیا وہ یہ تھا

"تم جوڑے ہو!" پادری، میں کو کھڑا ہو گیا! "اس کا پورا جرم
بڑی طرح کا ہے رہا تھا اور آٹھیں ایل پر رہی تھیں
سرخ سرخ آٹھیں وہ چیخ کر بولا "جاں ہوں تم جوڑے ہو
دعا باز ہو اصل قسم تم ہی ہو! تم نے مجھے اور مجھ جیسے دوسرے
کے آٹھوں کو ہمارا کر دیا یا
روشنی اور کل ڈری اور پادری کر کے دینے کی کوشش کرنے
لگی تھیں!

روشنی طغ کر پڑا عیسائی بھی کہے جا رہی تھی پادری بے در
ساہرہ کر گئی پر گیا!
اس کی آٹھیں بدھیں اور شانے اس طرح چل رہے تھے جیسے
سرس اٹھ کر گئی ہو!
اچانک غفر نے ہی جگ سے چھلانگ لگائی اور کلا ڈیا پر
بھیسٹ پڑا
"ارے ارے روشنی روکھو کہ پیچھے ہٹی ہی تھی کہ
غفر نے کلا ڈی کر بھاگ کر گاندھے پر ڈالا اور چھانک کی طرف
لے بھاگا

کلا ڈیا جسے لگ تھی! روشنی تعجب بھی نہیں کر سکتی تھی کہ
ایسی کسی سچویشن سے دوچار ہونا پڑے گا۔
وہ سمجھنے بھی نہیں پال تھی کہ اس نے پادری کو غفر کے
پیچھے بھاگتے دیکھا!

لیکن قبل اس کے کہ پادری اس تک پہنچ سکا اس نے صرف
کلا ڈیا کو گاڑی میں ڈال دیا اسے اسٹارٹ کر کے دیکھ کر گھبرا
تیزی سے سڑک پر لپٹا چلا گیا۔
پادری اب اس کے پیچھے جانے کا خیال رک کر کے ہی اسٹیشن
دوڑنے کی طرف دوڑ رہا تھا!

روشنی کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ غفر اسے کب کرنا چاہیے۔
پادری کی اسٹیشن دھن بھی چھانک سے گزر گئی
تب اس نے سوچا کہ اس کا اس طرح پہاں کھڑے رہنا مناسب
نہ ہو گا! اسے سمجھ میں ان کے پیچھے جانا چاہیے!
وہ ہیڈ لیمک ٹھا کر اپنی گاڑی کی طرف چھٹی! لیکن گاڑی
اسٹارٹ کرنے سے پہلے اس نے اپنا ہیڈ لیمک کھول دیا!
"کچھ حاحت ہوئی!" وہ ہیڈ لیمک سے پستول نکالتی ہوئی
بڑبڑاتی! "مجھے طغ پر نہ کر کر دینا چاہیے تھا۔
پستول کر گزرتی رہے ہوئے اس نے بن اسٹارٹ کیا اور
اس کی گاڑی چھانک سے گزرتی ہوئی سڑک پر اسی سمت مڑ گئی۔
جوہر پادری کی اسٹیشن دھن گئی تھی!
دعا رخصتی تیز تھی غفر کی دیر ہی اس نے پادری کی ٹیشن دھن

کو باقی لکھیں نہ تو وہ اس کے برابر اپنی گاڑی لے گئی اور اس سے
آگے ہی چلنے کی کوشش کی۔

غفر کی گاڑی کا دھڑ دھڑ پناہ نہیں مٹا اور غفر اس نے عکس کی
کہ پادری اپنی گاڑی کی رشت پر بڑھا رہا ہے۔ روشنی نے بھی
ایک ہی فاصلہ پر فرار دیکھنے کے لئے ایکسیلیٹر پر مزید دباؤ
ڈالا

ایک ایک اسے خبر پڑا کہ غفر پہنچا۔ چوڑے دیا گیا ہو گا اس
کی نگرانی ضرور ہو رہی ہوگی

اس نے مزید دیکھا ایسی کئی گاڑیاں تھیں جیسی پادری کی
گاڑی کے پیچھے خود اس کی گاڑی تھی اس نے لپٹنے کے ساتھ نہیں کہہ
سکتی تھی کہ ان میں سے کوئی غفر کی نگرانی کے لئے بھی ہوگی۔

سورج ابھی غروب نہیں ہوا تھا اچانک اس نے پادری
کو بائیں جانب کچے راستے پر گاڑی موڑتے دیکھ یہ کیا کر رہا ہے
جیپ کے اندر سیدھا گیا ہے وہ سمجھنے لگی کہ اسے
بہر حال غفر کا خوف جانتی دھن چاہیے جو سمجھا ہے
پادری نے غفر کو دھن کے لئے کڑی محظروں کی تہ تیہ
کیا ہو

اس نے بائیں ہاتھ سے گودیں پڑے ہوئے لیستول کو چڑا اور
گاڑی کی رشت پر بڑھا سے تیز رفتاری کا چھٹ
تھا جیپ تک غفر اس نے خود کو تاجروں میں رکھا تھا کہ پادری نے
آگے نہیں نکلتا چاہتی تھی وہ رنٹا رہی تھی جتنے کہ

اس کے عقب میں دو رنگ سڑک سن رہی تھی۔ تب
اچانک اسے غفر کی گاڑی رکھ لی دی۔ اس کے پیچھے ہی اور
کئی گاڑی نہیں تھیں!

دھن روشنی نے یکسیر شیش پر مزید دباؤ ڈالا۔ کیونکہ اگلے
موڑ پر غفر کی گاڑی نظروں سے دھن ہو گئی تھی ایک
موڑ پر پہنچنے سے پہلے ہی گاڑی کی رفتار کم رہی پڑی۔

اور ہر جب غفر سے گزری تو اس نے دھن کو غفر کی گاڑی
رکھ چکی ہے پادری کی اسٹیشن دھن جو مخالف رخ
سے آتی تھی توجہ سے اس کی راہ میں حائل ہو گئی تھی!
روشنی اپنی گاڑی سے اڑ کر دھن میں دھن رہا تھا!

اس نے پادری کو کچھ اس کے پیچھے دوڑنے دیکھا!
یہی آتش ہوا کا دھڑ دھڑ اس کا دیکھنا چاہیے تھے
روشنی اپنی گاڑی روک کر اتری اور غفر کی گاڑی کی طرف
دوڑنے لگی۔!

کلا ڈیا پہلی سیٹ پر بے کوش پڑی تھی! اس نے
اسے بلا جوا کہ غفر کرنے کی کوشش کی سیکھ وہ خود اسیج
برآمد ہو۔

اچانک اسے پادری کا غفر دیا جو بڑے آہستہ آہستہ غفر
کے پیچھے دوڑ گیا تھا۔ روشنی نے سوچا کہ غفر نے یہ بھی ہے
کہیں پادری کو مار دیا اس نے
پادری کتے مخالف تھا اسے بار بار دیکھ

ہو رہے تھے لیکن بیٹی کے تحفظ کے لئے وہ کشتنا دیر ہر
 گیا.....
 جب کہ اداسی اس کے ذہن پر مست ہو گئی! اس نے سوچا
 کہ وہ خودکشی کرنا ہے..... کوئی بھی تو ایسا نہیں جو اس کے لئے
 ایسے کسی جذبے کا اظہار کرے..... باپ یاد آیا اور اس کی
 آنکھیں نم ہو گئیں.....
 بے پروائی کا ڈھکھا اس طرح سڑک پر بھی نہیں چھوڑا جاسکتا
 تھا..... اور پھر یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا۔ غفر کنی اللہ تعالیٰ ہی
 ہی چور کیا تھا!
 وہ اس کی گاڑی پر بیٹھی اور اسے اسٹارٹ کر کے اسی
 طرف ڈھلان میں اٹارتی بیٹی چلی گئی.....
 ان دونوں کا کہیں نہ نہیں تھا..... اچانک بائیں جانب
 والے ٹیلیکرافٹ سے کچھ آواز کی سنائی دی.....
 انہی چند کے وہ آواز کی اپنا بیگ بھی گاڑی ہی میں چھوڑا اور ہسپتال
 کو منہ موڑنے سے گرفت میں بیٹھی ہر ٹیلیکرافٹ پر چسپڑے
 لگی.....
 دوسری طرف پادری اور غفر ایک دوسرے سے
 گتے ہوئے تھے.....
 اس نے سوچا کہ دھن اندازی کرنی ہی چاہیے وہ
 پادری بڑی چالیں کھانے گا۔ غفر غامض طور پر آدھی غصہ
 ہوا تھا۔ اور پادری کی غصہ ساٹھ سال سے کسی طرح

بھی کم نہ رہی ہوگی۔!
 اچانک وہ ان کے سامنے آگئی اور ہسپتال کا رخ ان کی
 طرف کرتی ہر ٹیلیکرافٹ! غفر ہٹ جاؤ.....
 گولی مار دوں گی!
 "مار دو..... غفر کرا!" اس اذیت سے تو یہی بہتر
 ہے کہ تم مجھے گولی مار دو..... یہ بڑا بڑا غیث میری
 پٹیاں چٹکانے والے ہے!
 اب روشنی نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ حقیقتاً پادری نے
 اسے بری طرح جکڑ رکھا ہے.....
 لیکن..... وہ بے تحاشہ چونک پڑی..... یہ آواز غفر
 کی تو ہرگز نہیں ہو سکتی تھی!
 اچانک اس نے پھر کہا: "تبارے ہسپتال میں گولیاں نہیں
 ہیں..... میں دور سے سرنگھ کر بہت سکتا
 ہوں!"
 اس بار وہ اس کی آواز پوری طرح پہچان گئی!
 پھر ہسپتال کا میسجین اس نے بڑی بروکھٹ ہٹ میں پریک
 کیا تھا! اس نے ایک ہی کلمہ تو کہیں نہیں تھا.....
 اب وہ سمجھتی تھی کہ وہ اس سے بڑھ کر کبھی سوچ رہی تھی کہ اسے
 کیا کرنا چاہیے.....
 وہ غفر نہیں بلکہ عمران تھا.....
 تو..... یہ خادہ بیل۔ خدا کی پناہ..... وہ سوچ

بھی نہیں سکتی تھی کہ ہر وقت تو اس کا نظر آنے والا بڑا بڑا تھا
 دل گردے کا بھی ہو سکتا ہے.....!
 اچانک اس نے عمران کو زمین پر گرایا..... اور اس پر
 اس بری طرح چبایا کہ خود روشنی کے جسم میں صدمہ خیزی
 پڑ گئی!
 ہسپتال..... یہ کم بہت ہسپتال..... اچانک جناب ہی
 نے صبح اس وقت جب پادری کی کہانی سننے کے لئے قشرین
 لانے تھے نظر کیا کہ ہسپتال خالی کر دیا ہوگا.....
 پہلی رات جب وہ غفر کے لئے نکلا گیا تھا تو خالد نہیں
 تھا..... اس کی پہلے ہی سے تیار تھی۔ اس نے سوچا ہوگا
 کہ کہیں ہی اس وقت خاتون کے کمرے میں کر دوں۔ جب وہ
 غفر کے لئے نکلا تو اس کا شمارے جا رہا ہو۔
 جب دونوں بری طرح گتے ہوئے تھے! ایک بیک مسدود
 کسی طرح پادری کو اپنے اوپر سے گرا دینے میں کامیاب ہو گیا!
 وہ اس کے بعد اس سے جو حرکت کر رہا ہو وہ سوئی مسد
 یا کچلنے کے علاوہ اور کچ نہیں ہو سکتا تھا۔
 ہر نایاب چاہیے تھا کہ اب وہ خود اس پر سوار ہو جاتا لیکن
 وہ قرا سے چھوڑ کر ایک جا کھڑا ہوا تھا اور شکر کرنے کے سے
 انداز میں کہہ رہا تھا۔ تم فائل مہیت کرتے ہو..... یہ اچھی بات
 نہیں بدستختی دوبارہ ہوگی!
 پادری نے اس کے پھر اس پر چھوٹ کر لیکن اتر سے

۱۰۹
 خدہ زمین پر آ رہا..... عمران جھکا کر اسے ایک طرف ہٹ گیا تھا۔
 اور پھر اس نے وہی پران کیل کسٹرو کر دیا..... یہ پکڑ تو تھا فائل
 پادری کو دھڑائے پھر دیا تھا..... مرنے لے جاتا تو ایک آدھ لالت
 رسید کر دیتا..... آخر پادری زچ ہو کر چٹا! عورت..... تو اس پر
 فائل کو نہیں کرتی۔
 "کاش کر سکتی!" روشنی جھنا کر بول۔ اس نے جو کچھ کیا ہے
 اس کی سزا اس کو ملنے چاہیے.....!
 "یہاں سے مار ڈالوں گا!" پادری دھڑا.....
 "پیلے ہی مار ڈالتے..... اب تو تم سے بات بھی نہ
 ہو سکتی ہے!"
 "میں اسے مار ڈالوں گا۔ تم کو اس نہ کرو....." پادری
 غصے سے پاگل ہوا جا رہا تھا!
 اس نے عمران پر چھوٹ کر کھال..... اس بار خلاف قرض عمران
 کسی طرف ہٹنے کی بجائے بڑی پھرتی سے اسی جگہ بیٹھ گیا!
 اور پھر روشنی نے دیکھا کہ پادری اچھل کر گد جا پڑا ہے.....
 عمران نے اس کے اٹھ جانے سے پہلے ہی اس پر چھوٹ کر کھال
 نکلی..... اس کے بعد اس نے دیکھا کہ وہ پھر سے پادری کے سر پر
 ضربی لگا رہا ہے.....
 پھر وہ ہاتھ جھڑتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا تھا..... پادری چہاروں
 تانے چٹ بے حس حرکت پڑا تھا.....

سادہ
 "دماغ قریب نہیں مل گیا؟ ... فیاض بہت اکر ہو گیا؟
 ہاں کہاں کہاں ہیں؟
 "جلاؤ کھانے کے بعد ضرور کھایا کرو۔۔۔۔۔ اس نے کہا اور
 گاڑی سے اتر کر گیا۔۔۔۔۔ فیاض کو بھی اترنا پڑا تھا۔۔۔۔۔ طوعاً
 و کرہاً اس کے ساتھ سائینے والی پان کی دکان پر پہنچ ہی تھا کہ
 قریب کی عمارت سے بے شمار کتوں کے جھرمٹنے کی آوازیں آنے لگیں
 گئیں۔۔۔۔۔ وہ شہر تھا کہ کات پڑی آواز نہیں سنائی دیتی تھی۔۔۔۔۔
 چاروں طرف جھگڑا پیچ گئی۔۔۔۔۔ فیاض نے اس عمارت کی طرف
 جھپٹنا چاہا یا سیکن عمران نے بڑی مشغولی سے اس کا ہاتھ پکڑ
 رکھا تھا۔۔۔۔۔ وہ اس عمارت پر ٹپٹے
 پڑ رہے تھے۔۔۔۔۔
 "اؤ۔۔۔۔۔ میرے ساتھ۔۔۔۔۔ وہ فیاض کا ہاتھ پکڑے
 ہوئے اسٹیٹ بک کی کپاڑے میں داخل ہو گیا۔
 "اب تم دیکھو۔۔۔۔۔ یہاں اس وقت کوئی چوکیدار موجود
 ہے۔" عمران نے فیاض سے کہا؟
 "تم کہنا کیا چاہتے ہو؟" فیاض نے کہا اور وہ اسی عمارت
 کی طرف دیکھنے لگا جس میں کتے جھرمٹ رہے تھے؟
 "میں کہنا چاہتا ہوں کہ ان کتا میس آویں گے غائب ہو جانے
 کی شبیہ کر کے تھارے محلے نے زبردست فعلی کی تھی۔۔۔۔۔
 اسی شبیہ کی کاشت ہے۔۔۔۔۔ کہ یہاں کے مسلح جو کیداری اسی

عمارت کی طرف دوڑ گئے ہیں۔۔۔۔۔ مجسم میں چاہتا تھا۔۔۔۔۔ چو
 اب اندر چل کر تجو ریاں توڑیں۔۔۔۔۔ اور درمیان دروازے کا ذخیرہ پار
 کر لے جائیں۔۔۔۔۔
 "خدا کی پناہ۔۔۔۔۔ تم کیا بک رہے ہو؟
 "سور فیاض! میں بالکل ٹھیک کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔ مجسم
 پہلے ہی پکڑا جا چکا ہے۔۔۔۔۔ ورنہ اس وقت اس کے پر بارہ
 ہوتے۔۔۔۔۔ اس عمارت میں کتے نہیں ہیں۔۔۔۔۔
 بالکل خالی ہے۔۔۔۔۔ درخشندہ الون میں لاڈلہ اسپیکر
 فٹ ہیں۔۔۔۔۔ اور لیپ ویکارڈ پر ان آوازوں کا
 ایک لمبا ٹپ مل رہا ہے۔۔۔۔۔ مجسم نے یہ غلط بات
 پہلے ہی سے کر رکھی تھی اور منتظر تھا کہ کسی طرح کتا میس
 آویں گے غائب ہو جانے کی شبیہ تار جھانے؟
 "تھارہ ایک آفیسر بھی اس میں ٹپٹ ہے؟
 جس نے قیس یونر ریجسٹر کر دینے کا حکم دیا تھا مجسم
 نے اسے ہلک سیل کے کمرے سے اپنی گرفت میں لے رکھا
 تھا۔۔۔۔۔ لیکن اس بے چارے کو اس کا علم نہیں ہے کہ
 مجسم کیا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ ہاں تو یہ کہ رہا تھا کہ میڈرینز
 ہر گز نہ آئیں اس کی راہ پر گئی۔۔۔۔۔ اور اس نے
 امتیاض اس کام میں جلد بازی نہیں کی۔
 "مجسم کون ہے۔۔۔۔۔
 "تاسکنا ہوں۔۔۔۔۔ لیکن تم اسے اپنی ہی ذات

ایک محدود رکھو گے۔۔۔۔۔ سرسلمان کو حکم کی وجہ سے اس کی
 پہنچی نہیں چاہتا۔۔۔۔۔ اوپر۔۔۔۔۔ ادھر دیکھو! عمارت
 کے دروازے توڑے جا رہے ہیں!۔۔۔۔۔
 "موتوں سے ڈرنا؟۔۔۔۔۔ بناؤ۔۔۔۔۔ کون ہے؟
 "ایڈولف ہرائٹ!۔۔۔۔۔ نازی اسپائی جو دوسری
 جنگ عظیم کے دوران میں بیابان جاسوسی کرتا رہا تھا۔۔۔۔۔
 اتحادیوں کو اس کی تلاش تھی۔۔۔۔۔ لیکن وہ ہاتھ نہیں
 آیا تھا؟۔۔۔۔۔ پھر جنگ عظیم ختم ہو جانے کے بعد کسی نے
 اس کی خبر نہ لی۔۔۔۔۔ حالانکہ وہ تیس سال کی عمر سے
 یہیں مقیم تھا۔۔۔۔۔ اور اب وہ ساتھ کا ہے! پادری جیکن میل
 کے نام سے مشہور تھا۔۔۔۔۔
 "اوہ۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ جس کا فارم بائی دسے پر
 ہے۔۔۔۔۔
 "دیکھو۔۔۔۔۔ اب وہ ہمارے ایک دشمن ملک کا ایجنٹ بن
 گیا تھا۔۔۔۔۔
 "اسکیم یہ تھی کہ نرمیادارہ ذخیرہ اسٹیٹ بینک سے
 اٹھا کر اس کی جگہ جعلی کرنسی رکھ دی جائے۔۔۔۔۔ اب
 تم خود سرچ کر جیب وہ جعلی کرنسی یہاں سے سرکاری طور
 پر دوسرے ممالک میں منتقل ہوتی تو ہم برا کیا مشر
 ہوتا۔۔۔۔۔
 "تو تو آج رات کی فیسر بھی اڑا دی۔۔۔۔۔ فیاض

جہاں پہلی آوازیں بولا۔۔۔۔۔ "اچھا۔۔۔۔۔ وہ کتا میس آوی
 کہاں ہے۔۔۔۔۔
 "فارم کے قریب ایک باغیچے کیپ تعمیر کیا جا رہا ہے
 ۔۔۔۔۔ وہی ایک بڑے ہندوستان کی فیسل کر دینے
 گئے تھے۔۔۔۔۔ ان میں سے کوئی بھی ہر گز نہ آئیں نہیں کہو
 ۔۔۔۔۔ ڈاکٹر کا خیال ہے انہیں اور اس کے ذریعہ اس حال کو
 پہنچایا گیا ہے۔۔۔۔۔
 "میرا سر جھکا رہا ہے۔۔۔۔۔ فیاض آہستہ سے بولا۔۔۔۔۔
 پچھلی رات سوئیں سکا تھا۔۔۔۔۔ مجھے گھر پہنچاؤ۔۔۔۔۔
 کار میں خود نہ ڈرائیو کر سکوں گا۔!۔۔۔۔۔
 "چلو!۔۔۔۔۔ مجسم ان اس کا شانہ خفک کر رہے ہیں وہ۔
 دوسری بیج جیب اس نے ہی کہا کہ رشتہ کی کستانی تو اس کے
 منہ پر ہر ایاں اڑنے لگیں۔
 "میں قصود بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔ بہت دنوں سے ان
 لوگوں سے ربط مضبوط تھا۔۔۔۔۔ اس نے مجسم کی
 ہر آواز میں کہا!
 "دشمنوں کے ایجنٹ ایسے ہی ہوتے ہیں! ان کی اولاد تک
 کو بھی ان کی تعلیمت نہیں ملے باقی۔۔۔۔۔ مجسم ان
 غریب سائنس نے کہ بولا؟ "یہ ہم میں اس طرح گھل جاتے ہیں
 کہ ہم انہیں انہیں ہی میں سے سمجھنے لگتے ہیں۔۔۔۔۔
 لیکن اس کی ایسا ہی تھا۔ اس نے ایک ایسی سیاتی قانون

سے شادہ کر کے یہاں کی شہریت بھی حاصل کر لی تھی۔ بیچاری کھڑا با۔
 "ہاں اسے مصوم کی زندگی خواہ مخواہ داغدار ہو گئی؟"
 "بہر حال وہ گینہ آٹا باپ بھی تھا۔۔۔ اسی لئے۔۔۔"
 کڑا بھی گیا۔۔۔ دروازے پر ہاتھ ڈالنا ممکن نہ ہوتا۔۔۔
 کھڑا یا کر بچانے ہی کے لئے وہ بے اختیار ہی میں کھل گیا تھا۔
 "اگر تم اتنے جھانک ہو میرے طے کہ تمہارا ہاتھ ٹھیک دکھتی
 ہوئی رنگ ہی پر پڑا ہے؟" روشنی پھکی سی سکرانٹ کے ساتھ بولی۔
 "میں نے ہاں ڈے کہیں دالے جہانے سے وہ مصنوعی چہرہ
 بھی برآمد کر لیا ہے جسے وہ نول کی طرح اپنے سر پر چڑھا کر لفر سے
 لٹا کر رہا تھا؟۔۔۔ اچھا بس ٹاٹا۔۔۔ اب میں مرگ کی دال کا سوپ
 پینے جا رہا ہوں۔۔۔ سلیمان نے میرے لئے مرگ کی دال پر خاصی
 دیسرج کر ڈالی ہے۔۔۔"
 روشنی کچھ نہ بولی۔۔۔ اس کے چہرے پر ٹھکن کے آثار تھے۔۔۔

ختم شد

"ورندوت کے بتوں کے بعد شکر الے میت"

عمران کا ایک اور عظیم کارنامہ

۱۔ شہباز کا لیرا

۲۔ ریشوں کی میغار

۳۔ خطرناک ڈھلان

۴۔ جنگل میں منگل

۵۔ تین سنگی

اسرار پیات کی شنتر

محکم دیکھو درود ہیڈ سے دو ڈاگھور